

زیر حفظ المتین از غیب تابان
برآمد دست جلیان مادی
برآمد عن لصوص الدین هر آن
بریده دست و پا کے اہل خیران

الحمد لله رب العالمین حمد الیوانی نعم الی یوم الدین کہ این رسالہ سلالہ نور مستقیم

حفظ المتین

لصوص الدین

باستتمام غنشی محمد ہدایت اللہ صدق قارئین مالک مطبع ہادی المطابع نوآکین مطبوع کرد

بجہاد اللہ کہ تحقیق انبیقی
ندائے ہاتھی آمد بگو ششم
نمودہ جلوہ چون آن ماہ کنگان
وزین سر خور می جان ایمان
۱۳۱۵ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جو ظلم غیب کبریا وہ چون کف دست بیا
جو غیب بذات رب تجر عیان ہر روز
مفتاح کنیز و المنیر مصباح ظلمت جان تر
جو آل تیری طاہرین و معین ہر روز ناز تر
وہ عالم ازاد ابدام کتاب عن اللہ
جو غیب مطلق بالیقین او کی زبان ہی مبین
لوح جو وہ محفوظ ہے امر او کا نا ملحوظ ہے
محبوب نیران غفور ستاد ہدیین باسرو
وہ دید حق متباین از ہو و مشرق و مغرب فرار
وہ اس سالہ میں بیان بر بالی و کی عیان
اس بوستان پر بلبلان شید ابھرتی خبا
ستادہ ہر یک پیش گل کرتین مین اتم شود
یا شیخ عبد القادر می خدای مشکین دلی
بشد شینا اے صفی ہم بہر احمد اے وفی
اے ماہر خستہ دلان در و دلی تجر عیان
ظاہر مین عبد القادر می باطن مین احمد عیان

پشت عیان با تر اہر آن ہر صبح و سا
تب غیب جہا نملق اب کیونکہ ہو تجر وہ خفا
اصباح و بحور مین سبحانہ رب الورا
محبوب رب العالمین جو شاہ جیلان ہر
وہ بہر اللہ القمردہ حاکم قدر و وقضا
وہ لوح رب العالمین بیشک وہی امر خدا
حکم انخابس محفوظ ہے او سپر مقدم خطا
محمود ایوان مین ضرور بادشاہ سید انبیا
اوس از سے ہون اہل از خستہ نہ ماہر صفا
حق الیقین وہ بگیان نزدیک اہل شہا
یہ ورد او کا ہر زمان جان شاہ جیلان ہر
بہکو عطا کر جام مل جستہ محبت کو بفت
بہر محمد ہم علی بنما لقاے جان فزا
بہر مراد جو خفی از جو د تو فرما عطا
تو عالم علم نہان امد و بحالی مرشد
لا اید تو خلقت پروری بیشک تو فی بار خدا

اے شمع انوار قدیم مسکین خجور می محمد الم

تجر خدا وہ دم بدم پروانہ کچھ پروانہ سا

باد القصدی ہر زمان کے عذتار و زجرا

صلوات ایزد بیکان بر ذوق احمد آل ان

وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

الحمد لله الذي جعل في كتابه من رزقنا خلباء وسائر البهائم

حَقِّقُ الْمَشْرِقِ

عَمَّ

الدِّينِ لُصُوصِ

أَتَلَفِيفٌ بِنْدَةِ سَكِينٍ بِمُخْرِ الدِّينِ ثَبَّتَهُ اللَّهُ عَلَى قَدَمِ الصَّادِقِينَ

كَاتِبُ الْمَطْبَعِ حَلِيهِ وَرَضِيهِ
هَارِ الْمَطْبَعِ طَبْعُ زَوْجِ يَتِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد ہی خدائی را سزد کہ بذاتِ خود آئندہ اوست : و نعمتِ بید سرور ویرا
 زبید کہ خدائی مابندہ اوست : و مطرِ مدیحہ صمد بر آن آلِ اطہار و صحاب
 کبار می بارد کہ بصرِ بصیرتِ او شان دائم بینندہ اوست : لَا تَنْتَ شَهِدٌ
 مَشْهُودٌ وَفِي كُلِّ مَشْهُودٍ مَوْجُودٌ -

جَمَالَكَ فِي عَيْنِي وَذِكْرُكَ فِي قَلْبِي وَحُبُّكَ فِي قَلْبِي قَائِلِينَ تَعْلِيْبُ

در راہِ عشقِ مرحلہٴ قرب و بُعد نیست
 می نیست عیان و دعامی فرستمت

صَلَوَاتُكَ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا تَقْلِبْ قَلْبِي لِبَابِكَ

اَنَا بَعْدَ اِسْمِ مِرَاتِ ضَمِيرِ مَنِيْرٍ مَحَبِّ صَفِيْ اَوْ رَايْنِ خَاطِرِ خَطِيْرٍ مُنْصَعِفِ وَفِي پَرِ اَشْكَارِ بُو
 اَوْ رَجَانِ اَبْلِ سُنْتِ وَجَمَاعَتِ اَوْ رَجَانِ قُلُوبِ اَرْبَابِ رَحْمَتِ وَطَاعَتِ اَوْ سِ
 پَرِ اَنْوَارِ بُوْدِ کَرِ شَيْدِی وَخِیَابَانِ مِیْنِ نَدِ کُورِ سِی : خانِ آرزو اَوْ رَغَاثِ اَلْفَاثِ

میں مسطور ہے کہ خدا یا ضمیم معنی مالک صاحبست و چون لفظ خدا مطلق باشد
 بر غیر ذات باری تعالیٰ طلاق نکند مگر در صورتیکہ بجز می مضان شود چون کہ خدا
 و ده خدا و نا و خدا و گفته اند کہ لفظ خدا بمعنی خود آئندہ است چه مرکب است از کلمہ
 خود و کلمہ آگہ صیغہ امر حاضر است از آمدن و ظاہر است کہ امر تبرکب ہم معنی اسم
 فاعل پیدا میکند و چون حق تعالیٰ بظہور خود بدرگیرے محتاج نیست لهذا بدین
 صفت خوانند و در سراج اللغات نیز از علامہ روانی و امام فخر الدین رازی
 نقل کرده یعنی لفظ خدا کا معنی مالک و صاحب حسب اللفظ و عرف مشہور ہے
 اور اطلاق لفظ خدا بلا اضافت غیر خدا پر ممنوع و پُر محظور ہے اور بحالت
 اضافت میں اطلاق او کا غیر خدا پر جائز و پُر نور ہے جیسا کہ کہ خدا و خدا
 نا و خدا اور مثل اسکے چہاں مضان ہو مجوز و مبرور ہے اور معنی اوان الفاظ
 کا صاحب خانہ مالک گاؤں صاحب کشتی بلا فقور ہے اور وجہ منع طلاق لفظ
 خدا بلا اضافت غیر خدا پر یہ ہے آشکارہ کہ لفظ خدا مرکب کلمہ خود اور
 امر حاضر آمدن سے اسم فاعل ہے بلا انکار پس معنی او کا خود آئندہ
 ہے عند اولی الابصار اور جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات
 کو بلا احتیاج غیر کے ہر طور سے کیا آشکارہ تو او اس وصف سے حالت
 غیر اضافت میں وہی ذات موصوف ہوئی نزد آئندہ کیا ہے اور اطلاق
 لفظ رب غیر ذات باری پر مثل کلمہ ہے یعنی حالت غیر اضافت میں
 وہ لا رب ناروا ہے اور یہ بیان نجم السبین رجم الشیاطین کے ہشاد و موعظ
 باب میں مفصلاً مسطور ہے اور دیکھو اللہ رب العالمین فی ایمان الکتاب

والا محکمات المصطفویہ کے تیرہویں صفحہ میں مجلاً مذکور ہے : اسی عزیز و
تمیز اس توطیہ کلام اور تمہید مرام سے یہ مقصود ہے : کہ دُج الدّر البہیہ
میں ہلاق لفظ خدا و رب غیر ذات باری پر موجود ہے : تو اس ہلاق
کی تحقیق خواندہ کتاب مذکور کو خوب دریافت کرنا ضروری ہے کہ اس ہلاق سے شکار اہل خلافت
بیب بیتلکے جہالت نہایت مغرور ہے : چنانچہ اس شعر کے معنی میں وہ منکر ضل نہایت حیران
ہو رہا ہے کہ اسی خلی اور تفاوت انہی کے وہ مستحسن پریشان ہے شعر

نہ بے برف سے آب برگر خدا محمد خدا سے محمد خدا

شعر مذکور دُج الدّر البہیہ کے بائوین صفحہ میں مکتوب ہے : اور معنی
اوسکا دو طور سے نہایت خوش منسوب ہے : ایک تو اہل ظاہر کے نزدیک
اسطور آشکار ہے : کہ محمد خدا اصناف متقلوبی مثل وہ خدا بلا انکار ہے
اور بائے قسیمہ لفظ خدا پر محذوف ہے : جیسا کہ اس شعر میں ظاہر
و معروف ہے : شعر

خدا سجد چوم لیتا ہے شہید کس محبت زبان پر میرے جہدم نام آتا ہے محمد کا

پس تقدیر عبارت یہ ہوئی بفضل خدا کے محمد : کہ محمد خدا سے جدا نہیں
بخدائے محمد : یعنی قسم ہے مجھ کو خدائے محمد کی لا کلام : کہ محمد خدا سے
جدا نہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام : اور دوسرا معنی اوسکا یہ ہے نزد
اہل بواطن : اور یہ اظہر من الشمس : در جمیع مواطن : کہ دوسرا لفظ محمد
محض اسم مفعول مقصود ہے : قطع نظر علم سے وصف محمد مہرود ہے :
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حمد کیا گیا خدا سے خود آئینہ الایہ بلا توسط غیر

کیونکہ وہ ذات فیض نور قدیم بہ کثر فغیم ہے جامع جمیع خیر و پس اسباب کے
 سفارت نہیں زمیندار مگر اضافت خاتو فیض ہے آشکار و خاتم اور فیض
 سے ایک ہی ذات مقصود ہے ہر طور نام و نشان جدائی ذات بیان معقولہ
 در ظلمات تو تپ ہر وجہ سے مسدود ہے خانہ اتحاد بعد اعتماد مسموم ہے
 کیونکہ اسی نور قدیم سے یہ نور عظیم کامل سرور ہے زمین اور تو کا بیان نام
 نہیں وہی کثر مخفی ایک نور ہے اسی نور سے جملہ عرشیات و فرشتیات
 کا ظہور ہے

<p>اضافت جو من کی ز ہے آشکار جو ذات محمد وہ نور حسد تو نور محمد چو خاتم بدان تو ہرگز نہ خاتم سے فیض جدا کہ فیض سے خاتم جو پیدا ہوا یہ خاتم وہی فیض ہے اریاب نہیں فرق تمثیل میں کچھ عیان نہ نور قدیم ہے وہ نقصان پذیر وہ فیض قدیمی سے پیدا ہوا اسی طور وہ نور فیض قدیم ہوا اوس سے جملہ عوالم عیان نہ پیدائش خلق سے کچھ فقور</p>	<p>وہ ہے خاتم فیض نزدیک بار اضافت یہ من کی بلا ہسترا وہ از فیض کثر مخفی عیان نہ فیض سے خاتم جدا ہے فنا تو خاتم سے فیض ہویدا ہوا وہی فیض خاتم یہ کتب لباب مگر افضل فیض میں نقص زیان کہ پیدا ہوا جس سے نور بشیر وہ صفت قدیمی ہویدا ہوا نہ ہرگز وہ ناقص ز فیض عظیم ہمہ اہل عرش و زمین آسمان ہوا نور احمد میں اسے ذی شعور</p>
---	--

جو ہے شمع گنیز خفی اسے بصیر نہ ہے شمع سے دور ہرگز شمع زاحدیت منالغ کر و کار زوحدت ہوئی واحدیت عیان	تو اسکی شمع سے سراج منیر صفت اور موصوف یکساں نزع ہوئی وحدت مصطفیٰ آشکار یہ ہے گنیز مخفی کا جملہ بیان
---	---

تو کیونکر خدا ہے محمد خدا
محمد خدا ہے حیووری خدا

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام : وعلی آلہ واصحابہ البررة الکرام دیا
جابر ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نوراً نبیاً من نوره ثم خلق منه
کل خیر وخلق بعده کل شیء رواه البیهقی وعبدالرزاق عن جابر بن عبد
الانصاری علیہم رضوان الله الباسری : یعنی جب حضرت جابر نے جناب
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سوال کیا کہ آپ کا انکو اسطور سے جواب
باسواب دیا کہ اسی جابر اللہ تعالیٰ نے اول سب مخلوقات کے نور بنی تیرے
کا اپنے نور سے جویدا کیا پھر اس نور کا ملل سرور سے ہمہ خیرات و برکات کو
پیدا کیا اور بعد اس کے ہمہ غریبات و غریبات کو کیا آشکارا پھر
اوسے نور مبرور سے ہمہ کائنات کا ہوا اظہار اور یہ حدیث سنن بیہقی
اور جامع عبدالرزاق میں ہے مکارم اور بعد شعر مذکور : یہ دو شعر ہیں مسطور

وہ ظاہر میں لاریب عبد خدا وہ نور میں بھی وہ نور الہ	خدا ہے وہ باطن میں بے امترا وہ مسجود برحق بلا اشتباہ
--	---

تو یعنی انکا اسطور عن اول البصار ہے کہ حقیقت محمدیہ لاریب نور

کثیر احدیہ بلا انکار ہے : ظاہر آپ کا مقتید عبدہ و رسول اور باطن آپ کا مطلق
نور انوار ہے : آپ کے ظاہر مقتید کو سجدہ کرنا سزاوار نہیں : کہ عبدہ و رسول باطن
ہے سجودیت اوسے درکار نہیں : اور باطن آپ کا حق مطلق لائق سجود ہے صفت
قدیہ احدیت حضرت وود ہے عبدیت آپ کی اضافی غیر حقیقی مستعار ہے :
اور یہ مضمون تفسیر تجبیر و جامع کبیر و روح البیان و غیرہ میں نکار ہے : اور اس
تائید مزید در الغواص میں بھی آشکار ہے : اور درج الذرہ البہیہ فی
ایمان الایاء و الامہات المصطفویہ کے تینتالیسویں صفحہ میں وہ تبصیر پر انوار
ہے : کہ قال فی دوح البیان والتجید و الجامع الکبیر عن الامام العاقل
و غیرہ من النخایر قدس اللہ سرہم المیران اللہ تعالیٰ اسماؤہ و توالت لغاؤہ
قد اخبرنا بالآیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ : ان الذین یبایعونک انما
یبایعون اللہ : بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام : و علی آلہ
واصحابہ البرۃ الکرام : عاریۃ و اضافیۃ لا حقیقیۃ فظاہرہ مخلوق و
باطنہ حق و لذا تجوز العجودۃ لباطنہ دون ظاہرہ لان ظاہرہ من
عالم التقتید و باطنہ من عالم الاطلاق قال العارف الاعجل الواصل
الاکمل سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی
درر الغواص لو اظهر ذرۃ من معجزاتہ التي هی من خصائص صلاۃ
علیہ السلام فی ہذہ الدنیا لتلاشت العالم بأسرہ لامنہا کلہا تجلیات لیس فیہا
سریحۃ الکوون المقید ففی برئیۃ عن المخلیۃ ولما اطلاق و عدم الاطلاق
انتهی و تفصیل ہذا التبيين فی کتابی غم المبین لرحم الشیاطین فمن کان شاکاً

من الصلوة فی طالع ذلک بعین المتصفین واللہ بعد ۛ بہ المتقین
 یعنی حضرت امام واسطی رضی اللہ عنہ سے سطور ہے ۛ اور دیگر حضرات محققین
 سے بھی مذکور ہے ۛ کہ آگاہ کیا کہمحقق تعالیٰ نے کہ ایسا عالی ہے ربہ حبیب اللہ
 کہ ان الذین یأبغونک انما یأبغون اللہ یعنی جو تیرے دست حق پرست
 پر ہوتے ہیں مرید ۛ تو تحقیق وہ اللہ تعالیٰ ہی کے مرید ہوتے ہیں بے نقص ۛ
 مزید ۛ اور یہ اس لیے کہ بشریت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاریت
 واصلانی ہے ۛ حقیقی عند الفہام ۛ ظاہر آپکا مخلوق اور باطن آپکا حق تعالیٰ
 ہے لاکلام ۛ لہذا جائز ہے آپ کے باطن کو سجود ۛ اور ظاہر آپکا عبد ہے نہ نہا
 سجود ۛ کیونکہ ظاہر آپکا عالم تقید سے ہے ۛ اور باطن آپکا عالم اطلاق وحید
 ہے ۛ یعنی یہ مقام میں الجمع متروک عبودیت ہے ۛ باطن احدیت لایق سجودیت
 ہے ۛ اور تمثیل سکی بطور نزول درایات ہے ۛ کہ روشنائی قلم عین روشنائی
 داوات ہے ۛ اور صفحہ قرطاس پر توسط قلم وہی روشنائی بالبینات ہی ۛ
 روشنائی داوات میں جو حروف بالاجمال موجود ہیں ۛ وہی حروف بتوسط
 قلم صفحات پر بالتفصیل معدود ہیں ۛ پس باطن روشنائی قلم عین روشنائی
 داوات بالاجمال ہے ۛ اور ظاہر روشنائی قلم صفحات پر لاریب بالتفصیل
 کمال ہے ۛ داوات مفیض اول بے قال وقل ہے ۛ قلم مستفیض اول مفیض
 ثانی پرتجمل ہے ۛ اور صفحات مفیض ثانی مفیض ثالث پرضوف ہیں ۛ داوات
 مقام الیف قلم مقام بتا صفحات مقام سائر حروف ہیں ۛ بطور ورتبہ
 مثل الیف اور روشنائی مثل با اور سائر ایام مثل باقی ہر ایک حرف عربی

بین و لہذا افغانیہ قرآن ہائے بسم اللہ سے ہوا کہ دومین صحیح معلوم ہوا جو منقول اللہ
 بین ہے اور لاریب بھی مقام رتبہ قلمی اقدام ہے کہ وہ متوسط احدیت و واحدیت
 علی اللہ و احد ہے و یہی مقام جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے و اور
 باطن احدیت ذاتی وحدت حضرت صفاتیہ لاکلام ہے و لہذا اس آیت میں مقسم
 ہے یہی مضمون کہ کن و انقلوب و ما یسطرون و ما انت یمنیہ سربا و یمنیہ
 یعنی اسے میرے حبیب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام قسم ہے ہکو و او ات کی
 اور قسم ہے ہکو قلم جامع جمیع صفات کی اور قسم ہے ہکو تمام حروف کتبوبات کی او ات
 سے مراد احدیت ذاتیہ ہے و قلم سے مراد وحدت صفاتیہ ہے و اور حروف سے
 مراد واحدیت افعالیہ ہے و حق تعالیٰ نے اپنی ذات اور اپنے حبیب جامع جمیع
 صفات اور جو کچھ او ات ذات اور قلم جامع صفات سے صفات ہستی پر ہو
 نقوشات ان تینوں کی قسم کیا یا ام اپنے حبیب گنگارون کے حبیب کا اخیان تاجی
 فرمایا کہ گر گزیر گزین تو مجھوں و ساتھ نعیم نعیم رب قدیم کے اس ذی ثبوت
 کیونکہ اگر تیرا نام منت نہ ہو ہے نہ ممنون و اپنے ثواب تیرا دیدار پروردگار
 ہے و اور وہ دائرہ غیر قطع بلا انکار ہے و اور جبکہ قرآن علیہ و عکس سید الانام تو
 اور وہ قرآن صامت اور یہ قرآن ناطق نزدیک فہام ہے و اور بعد الف بیک
 حرف بکا کا مقام ہے و اور بکا کے اول و آخر حرف الف لاکلام ہے و تو افغانیہ
 قرآن ہائے بسم اللہ سے بالفاظ اللہ اعلام ہے و اور سائر اوصاف حرف
 با فیر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے و لہذا یوم تولد جناب سید صفاتیہ
 روز ووشنبہ ہے بلا انکار و اور بسم اللہ تین اسمائے الہی کو شامل ہے و او ات

و صفات و افعال ان تینوں مراتب کو حاصل ہے اور ان مراتب کا بیان ہے الف
 کا ہر عظیم اور ان مراتب کی تفصیل ہے کتاب قدیمہ اسی عزیز و اشرقتیہ الم سے
 سین و اسرار تک جسے علوم قرآن شریف میں موجود ہیں وہ سب سورۃ فاتحہ
 میں لاریب محمود ہیں اور یہ علوم سورۃ فاتحہ بسم اللہ میں معدود ہیں اور
 جملہ علوم بسمات بسم اللہ میں بفضل رب و دود ہیں کیونکہ ہر مقام جناب
 رسول کریم ہے جو صاحب خلق عظیم ہے وہی اول و آخر طمس و باطن
 از بسکہ عظیم ہے و او نہ صلوة و سلام حضرت رب قدیم ہے لہذا یہ زمان حضرت
 علی رضی اللہ عنہ انما النقطۃ تحت الذی اور یہ مضمون ہر ار التتمیز و مرجع البیان میں
 مسطور ہے و تفسیر تجوید و تحریر میں بھی مذکور ہے

الف لام بھی عظیم و حرف نام	و لے و حقیقت یہ ہے ایک لام
مکان میں وہی میں بیشک عیان	و لے تین ہیں ایک و لامکان
کہ احدیت و وحدت جان جان	سوم و احدیت نگر باغبان
صفت ذات و افعال سے بیگان	یہ جملہ عوالم ہوئے پیر عیانت
یہی سند مراتب جو مذکور حسین	تو وہ بسملہ میں بعد نور ہیں
کہ انشاء رحمان نامہ مسیم	تو ہے انہیں جملہ کتاب قدیم
علوم مند اسو کہ ہیں بے حساب	یکتہ مساوی و اتم الکتاب
وہ ہیں بسملہ میں بلا امتداد	جو ہیں بسملہ میں وہ در حرف بنا
کہ باب مقام محمد مدام	ہو جسے آغاز قرآن تمام
وہ لاریب ہے مکس خیر الانام	وہ نہایت پہ ناطق نہ زمین کلام

کہ لا بد وہ حلیہ رسالت مآب
تو قرآن یک قطرہ اور نہ شمار
وہ اور ایک خلقت سے بیرون رہا
کرین درک اور نہ خواص کرم

ایک سے نہ آغاز ہو وہ کتاب
علوم محمد جوہن بے کنار
نہ او نکو احواط کرین خاص و عام
مگر سب امداد ربہ الانام

قال الله خالق الارض والسماء هو الذي يخلق الموتى في بيوت من عباد الانعام

یہ اقول تیسرے منہ میں نہان
یہ ثانی تیسرے بعد بیانات
اوسے یومِ شنین میں اسے فنا
اوسے یومِ شنین میں لا کلام
مکان سے کیا لامکان میں و لوح
تو جانا نکاحان سے ہوا اتصال
بھی کئے سے لایب جوہر کائن
بھی اوس یومِ شنین میں با سرور
کیا یومِ شنین میں انتقال
جو آسمان سجادہ میں ہے شمار
کہ میں بعد حق مستی نفس و جان
تو ہوا تو تو ذکر خیر اور
نہ اوسے مقدم کوئی یادگار
کرے یاد یک اور سکھوہ و رکھ

ایک چون احمد ذات ہے بگیاں
وہ با یومِ شنین مثل صفات
لہذا قولہ ہوئے مخلصان
بھی ظاہر نبوت کیا در انام
ہوا پہلے شنین میں بھی سرور
ہوا اور نکو مسکن بہر وصال
ہوئے یومِ شنین احمد روان
میں میں داخل ہوئے بالضرور
بھی اس وارید تیا سے دار الوصال
یہ چمکے یومِ شنین ہیں در شمار
تو افسس بائے نینل سے ہے بیان
پڑھیں بندگان جب کتاب خدا
وہی ذکر محبوب لیل و نہار
کہہ کر کوئی یاد رب ایجاب

فَاذْكُرْنِي اَذْكُرْ كَمَا لَا يَبْغِي

کرے ذکر احمد کوئی ایک بار تو وہ بار وہ نثر حق یادگار

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ رَحْمَةً كَثِيرَةً

تو کیونکر مقدم نہ دس ایک پر جو مفعول مذکور ہو اسے جہان نہ ہو ذکر فاعل جدا اسے فہام کہہی ذکر مفعول سے لاکلام

اِذَا ذَكَرْتُ ذِكْرَ اللَّهِ الْحَدِيثَ لَا تَذْكُرُ الْمَفْعُولَ يَسْتَلْهُ ذِكْرُ الْفَاعِلِ هَكَذَا

فِي الْفَتْحَاتِ اَلَا هَيْهَاتَا

چہ جائیکہ ذکر رسول کریم جو بین باطنی اُحدیت لاکلام وہی جملہ خلقت سے مقصود ہیں خدا جنگی چاہے ہمیشہ رضا خدا ہے مُرید و محمد مراد محبت محمد خدا سے قدیم بھلا کیوں نہ منظور حق اسے فہام اسے سب عہد سے بھی تقدیم ہو مقدم چوبے ذکر خیر الورا وہ ظاہر میں تقدیم خیر الورا وہ البیس تھا سا جسے ذکر کرنا کیا نویر احمد سے اسے فرار

تو او سپر بواطوقی لعنت نثار
 کہ وہ عین کو عین سمجھا ضرور
 ہوا وہ تکبر سے اہل عنبر
 تو او کو نہ جسدہ کیا زینہار
 کہ ناری کو ناری سزاوار ہے
 جو ابنِ بغیرہ عدو رسول
 تو اون سب کا لایہ وہی اعتقاد
 کہ لاریب نور نبی عین ہے
 نہ نور قہریمی سے وہ نور ہے
 وہ لاریب نور خدا سے جدا
 وہ چون نور سائر کے نور ہے
 نہ وہ احدیت سے ہوا آشکار
 وہ لایہ بشر مثل مابیگان
 تو مثل محمد کڑور و رسول
 وہ پیدا کرے مثل احمد ضرور
 و یا جملہ خلقت کو پروردگار
 و یا جملہ خلقت بامر خدا
 تو لاریب کچھ رونق کر دگار
 ساعیل کا ہے یہی اعتقاد

کہ وہ پیشوائے ہمدھل نثار
 نہ ہرگز کیا فرق درنا و نور
 تو نور نبی سے کیا چہرہ نفور
 کہ وہ نور ایزد سے از جنس نثار
 جو ناری وہ نوری سے بیزار ہے
 عدوانِ حسین اکلِ بقول
 جو تھا قلب البیس میں باہتمام
 نہ ہرگز وہ نور خدا عین ہے
 وہ نور خدا سے بے دور ہے
 جدائی سے موصوف نور خدا
 بہر طور ایزد سے وہ دور ہے
 وہ مخلوق عاجز بے خاکسار
 یہی اصل ذاتِ شہِ مرسلان
 کرے ایک پل میں خدا سے فحول
 تو ممکن یہ لایہ نہ اسمین فقر
 کرے مثل احمد نہان آشکار
 چو البیس و رجال ہون بر ملا
 نہو بیش و کم اوستے نزدیکار
 ہوئے متفق سپہا بل عناد

شیوری وہی اعتقاد حسین

کہ نورینی کے وہ ہیں منکرین

رسالہ تقویت الایمان میں جو عبارت اعتقاد مذکور میں مطور ہے وہ وہاں
جناب رسول مقبول میں اظہار قدرت خداوند کور ہے کہ جو کار یہ فرمان انصاف قرآن
حکم الہی سے امر محال ہے کہ وہی بلکہ یہ خداوند کے نزدیک امر ممکن بنے قیل وقال ہذا اور وہ
عبارت یہ ہے کہ اوس شہنشاہ عالی جہاد کی یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن چاہے
تو کر ڈالے وہ نبی ولی اور جن و فرشتے جبرائیل محمد سلیم کے برابر یہاں کر ڈالے اور جو
سب لوگ پہلے پچھلے آدمی اور جن پیغمبر ہی سے ہو جاوین تو اوس ملک الملک سلطنت
میں اور کون سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو بگ ملک شیطان اور جہاں ہی ہو جاوین تو
اوسکی کچھ رونق گت نہ جاوے گی وہ برصورت میں بڑو کا بڑا اور پارشا ہو گا پادشاہ ہی انہی

جوت رد اوسکا بسند کیا	وہ نجم البین میں مفصل بھار
ولے اوسے اندک یہاں پر عیان	کہ ضمنا ہوا ہے بیان پر بیان
سنگو شش دل سے نہو غدینا	جہات ضلالت سے اسے منکرین
ازل سے ابد تک جو چاہا مندا	وہ ہے اوسپر قادر بلا امترا
جو چاہا انہیں اوسنے اسے ذلیتور	تو قدرت کا سرگزشاہ سجا ظہور

قال فی منہج الروض الاثرہ وغیرہ من زہرا ولی البصائر کل شیئ تعلقت بہ
مشیئة اللہ تعالیٰ تعلقت بہ قدرہ وادلا فلا یقال انہ قادر علی الحال العدم

وقوعہ وذلک و مر الکذب الذی

اراد خدا کا تعلق بیان	تو قدرت کا اوس پر تعلق بیان
-----------------------	-----------------------------

تو ہرگز نہ قدرت کا اور سجا پہ کار	نہ جس امر کی خواہش کر دگار
تو ایسا نہ ہو دے بھی اور سجا پہ	تو اس کا تعلق نہ جس جائے پہ
بھی قادر کرے جو وہ چاہے حال	نہ کہ اسطر سے کہتے ذوالجلال
وہ کہہ دیتے ہو کذب لارم نہ و	خود سے محالات کا کچھ ظہور
کلام خدا میں ہوا اسے خیر	اسی واسطے ہے وارد قدرت

قال الله في كتابه الميراث الله على كل شيء قدير قال في التفسير والاعمال
والجامع الكبير والتاميل ان الشيء ههنا معنى الشئ اي مشي وجوده فما
شاء الله وجوده فهو موجود والقادر هو الذي ان شاء فعل وان لم يشا
لم يفعل والقدر الفعل لما شاء على ما شاء واشتقاق القدر من القدر
يوقع الفعل على مقدار ما تقتضيه مشيته وقوته انتهى ملخصا قال الشيخ الجليل
ان الله على كل شيء قدير قال في الامشاد ومعنى القدر على الله
حال عدمه انه ان شاء ايجادا او محادة وان لم يشا ايجادا لم يوجد

یہی معنا موجود و مقبول ہے	یہی معنائیں کاسقول ہے
وہ موجود ہووے بلا گفتار	جو چاہا اسدائے کہ موجود ہو
نہ موجود ہوگا وہ اسے نیکو	نہیں ہوگا چاہا کہ موجود ہو
کہ یہ امر اسطور ہو آشکار	ہوئی خواہش حائق کر دگار
نہ قدرت کا بے مشیۃ اللہ تعالیٰ	تو اس پر وہ قادر نہ اس میں کلام
وہ موصوف دونوں صفت مدام	کہ ہر طور قادر خدا کے انام
نہ ایجاد پر بھی وہ قادر ضرور	کہ قادر وہ ایجاد پر بے فتور

بہشت وہ موصوف ہے امترا تو ہے اوسے قدر کا سب کار بار وہی آب وہ چاہے وہی ہو میان کہ ہے وہ قدیمی صفت اسے فنا کہ خاصہ وہ حادث کا ہے بالیقین تو ہرگز نہ چاہیگا اوسکو خدا تغیر کا ہرگز نہیں اوسین کار نہ موجود ہو وہ نہ ہو شمع علیہ صلوٰۃ خدا و سلام	بہشت وہ موصوف ہے خدا آزل میں جو تھی مشیت کردگار آزل میں جو چاہا خدا کے جہان تغیر نہیں اوسین ہرگز روا قدیمی میں تبدیل مبالغہ نہیں آزل میں نہیں بسکو چاہا خدا کہ یک طور پر خواہش کردگار نہیں بسکو چاہا وہ ہے ممکن سیلوٰۃ ران خیر الامام
--	---

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا أَرَادَ الْإِنْسَانُ هَلْ

وہ لابد ہو یا نہ اوسین حائل محالات سے ہے وہ بے گفتگو	کہ چاہا خدا نے جو روئے آزل جو چاہا یا نہیں اوسے ہرگز نہ ہو
---	---

قال في التفسير الجامع الكبير اجتمعت الامه واتفق عليه اهل السنه
على ان القدرة لا تتعلق بالمحال أصلاً لأن تعلقها بالمحال محال فلهذا
لا يخفى ان الله لا يقدر على اخراجه عن ملكه لأن اخراجه
ال ما لا يتعلق بملك البتة محال وقد اتفقوا على ان القدرة لا تتعلق
بالمحال أصلاً فالقدر لا يتعلق بالمحال محال انتهى

جی دیگر کتب میں یہی افکار جو ہیں اہل سنت سعادت شمار	تفسیر تفسیر میں ہے فکر کہ ہیں متفق ہر جہاں کبار
--	--

کہ قدرت خدا کا تعلق نہیں
 کہ لاریب ہے وہ تعلق محال
 متعلق کرے قدرت کر دگار
 تو عجز خدا اوستے ظاہر نہو
 تو ہووے نہ موجود وہ نہ نہار
 کہے گر کوئی خالق ذوالجلال
 کہ خارج کرے مجھ کو از ملک خویش
 تو کیا حکم او سپر ز شیعہ بین
 تو لاریب اسکا یہی ہے جواب
 کہ ہرگز نہیں کفر کی وہ مقال
 جو اخراج شخصے متعلق عیان
 تو ہے وہ محالات سے بالضرہ
 نہیں ملک ایرد سوا نہ نہار
 تو کیس جا پے او سکو نکالے خدا
 وہی مالک ملک با ملک تام
 کہ اخراج شخصے بملک دگر
 تو اتنے نہ عجز نہ آتشکار
 کہ لائق نہیں ملک با عجز تام
 تو عاجز نہ ملک سچا ضرور

محالات سے ذرا دل بستیں
 تو ہووے نہ ثابت وہ نہ نہار
 محالات چہر گر کوئی ہو شیار
 کہ ہے وہ محالات اس نیک خوا
 وہ ہے متعلق نہ و حسبہا
 وہ قادر نہیں سپر ہی نہ کہاں
 نکالے مجھے اوستے باور و وریش
 وہ مومن رہا یا کہ از کائنات بین
 جواب مصفا نہ ہے پر جواب
 کہ موجود ہووے نہ ہرگز محال
 بغیر جہاں خدا کے جہاں
 تو کیونکر محالات کا ہو ضرور
 کوئی ملک غیر خدا آتشکار
 کہ ہر جیسے ملک خدا ایر ملا
 تو صداقت یہی قول نہ رہا نام
 محالات سے ہے نہ ممکن شمر
 نہو متعلق قدرت کر دگار
 کہ جو ملک غیر خدا کے آ نام
 نہیں عجز قدرت خدا کا ضرور

خیر حسی جو علیہ السلامین انام
 نہ وہ مثل احمد کے لائق ملام

<p>کسی میں کسی طور سے نیکنام یہی قول فرمانِ قرآن ہے وہ خیران سے بہلِ خیران ہے کہ ولد الزنا اہل خذلان ہے کٹر دُروں کا امکان بہتان ہے یہ تختِ جلی حکمِ فرقان ہے</p>	<p>تبعینِ مشیت کی جو قدرت ملام تو مثل محمد نہ امکان ہے جو امکان منکر وہ خیران ہے وہ بنِ خیر رہی شان ہے جو بے قول منکر وہ بزیان ہے یہ لاریب خاتمِ کل بُریان ہے</p>
--	--

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ آلِهِ وَاَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا
 شَبَّحْنَاهُ عَلَىٰ مَا لَا تَحْتَسِبُ

<p>رجالِ احمد سے جو اہلِ نبوت رسولِ رسلِ خاتمِ الانبیا کبھی ایسے نہ ہو کوئی از کبار کہ عہدِ خدا میں کبھی ہو خلافت اوسے طورِ ظاہر کرے بے خطر کتابِ خدا سے جو مستطوب رسولِ رسلِ خاتمِ الانبیا ازل میں یہی خواہش کرو گار ازل سے ابد تک بلا امترا</p>	<p>مسیح کسی کا نہ ہو گریہ ویکن وہ لا بد ابو الانبیا نبو بعد اوستے نبی زینبار یہ لا بد محالات سے صاف صاف کیا عہدِ ایزد نے جس طور پر جو فرمودہ حق وہ پُر نور ہے کہیتے کیا تجھ کو اے مصطفیٰ نبو بعد اوستے نبی زینبار توئی ایک ہے خاتمِ الانبیا</p>
---	---

<p> ازل میں نہ خواہش ہوئی آشکار تو کیونکر کرے از سر نو خدا چہ جا یکہ بموشل خاتم عیان کہ ہو کذب لازم خدا پر ضرور نہ شے پہ قدرت و اہل شکار کہ یہ متمتع ہے بآخر ضرور تو ثابت ہوا اوستہ اس نیکان کہے گر کوئی او کا امکان ہے وہ مرتدا ز اہل نیران ہے احادیث میں جو کہ قرآن ہے جو اجماع امت سے یقین ہے قیاس علی سے جو تبیان ہے جو خاتم ہے وہ اہل کفران ہے ختم اوستے و پیر زندیان ہے </p>	<p> کہ خاتم اگر ہو کوئی اگر کبار کسی کو نبی تا ہر و جبار فطیر محمد کوئی در جہان کہتے نقص وعدہ کیا از میں نکو تو بموشل محمد غور زینار نہ ہو جو دکاب وہ ہو دور نہوار از سر نو نبی اس عیان تو ہرگز نہ وہ اہل ایمان ہے کہ منکر وہ از نص فرقان ہے تو اوستہ وہ منکر جو شیطان ہے تو اوستہ وہ سرکش نیران ہے تو وہ اوستہ بھی اہل کفیان ہے تو دارین زن اہل خسران ہے تو کب او کو خاتم چہ ایمان ہے </p>
---	--

خیوری جو وہ اہل خذلان ہے

تو دامن وہ در و اہل نیران ہے

قال ائماء الاجل والعماد ابو الفضل في كتابه المعتمد في بيان المقتدر بكم من قال
 بامكان نبى يكون بعدنا صلى الله عليه وسلم وفشل الامم بعائنه النبوة وحقوق
 محمدهم النبوة والاطال الله في حق محمد وآل محمد وصحبه وسلم

لا يخرج من كنفه ويبرأ من هذا المقادير الذي ذكرت فليخافه ان يوقعه في
جاءه الا تشبهه وتبين ما يخبرون بان الله على كل شيء قدير **والجواب**
ان القدر في انذاره يكون ما يخبر الله سبحانه وتعالى عن شيء ان يكون كذا
او لا يكون فلا يكون الا كما يخبر والله سبحانه يخبرنا بما لا يكون بعد نبينا صلى الله عليه وسلم
عليه السلام في هذه الايات والامم يتقانونه صلى الله عليه وسلم على سبيل الله انما يتقانونه
مما قال في كل اخباره الله عليه وسلم اذ الخ التي ثبتت بنو صلى الله عليه وسلم بطريق التواتر
ان خاتم الانبياء في زمانه وبعدة الى يوم القيامة ولا يكون الاستثناء قطا فمن
شك فيه يكون شاكا فيها ايضا الحق يقول انه كان في بعدة او يكون او موجود
وكذا من قال يمكن ان يكون فهو كافر هذا شرط صحة الايمان بخاتم الانبياء سيدنا
محمد صلى الله عليه واله وسلم انتهى قال في بحر الكلام قال هل السنة والجماعة
في بعد نبينا صلى الله عليه واله وسلم والسنة بقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين و
نقوه عليه الصلوة والسلام لا يبين بعدى ومن قال بما كان في بعد نبينا صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم تكفيرا انه انكر النص وكانا كلوشك فيه لان الحق قد بين
الحق من الباطل ومن ادعى النبوة بعد سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فلا يكون
دعواه الا باطلا انتهى قال العلامة الجاهلي قدس سره في شرح الفهم
لا يبي بعد نبينا محمد صلى الله عليه واله وسلم مشرعا او مشرعا له والاول هو الاول
بالاحكام الدينية من غير متابعة للنبي اذ قبل موسى وعيسى عليهما السلام والآخر
هو المقتضى لما شرعه النبي لمقدمه كانبياء بنى اسرائيل اذ كلهم كانوا راعين الى
شريعته سيدنا موسى عليه السلام والنبوة والرسالة منقطعتان عن هذا الموضع

بالرسول الخاتم صلى الله عليه وسلم فالمرجع إلى النبوة النبوية التي هي الأنبياء
 من الحق وأما ما وصفناه وأما هذه المذاهب والجماعات ومجانب القريب ويقول
 لها الأولية وهي الحقيقة التي تلحق كما أن النبوة الشرعية على الخلق فالولاية
 باقية دائمة إلى قيام الساعة انتهى قال في هدية المهديين وأما الإمامية
 فهم على ما عليه وأما أنه لا يروى عنه رسولنا في الحال وخاتم الأنبياء والرسول
 فإذا آمن بأنه رسول وله يوم من بانه خاتم الأنبياء والرسول لا نسخ لدينه إلى
 يوم القيامة لا يكون مومنا وقال في الاشتباه في كتاب المسير إذا لم يعرف أن سيد
 محمد صلى الله عليه وسلم آخر الأنبياء فلا يربط من الأئمة من القديريين قال في
 تحفة المحتاج شرح المنهاج في كتاب الردة أو كذب رسولاً أو نبياً أو نقصه باقى
 منقص وإن كان صغيراً يجوز نفيوة أحد بعدة ويعود مديناً صلى الله عليه وسلم
 فهو مذكور في ما نص عليه الإمام في قبل فلا يرد انتهى قال في المعتقد في عقائد
 حصول النبوة بالكسب كذا وهذا هو مذهب المحدثين من مذهب سلف المصليين
 الحال الحالية والمجمل في اعتبار النفي الثاني في شرح الفرائد مني الله عنه بحسن
 وصادق منهم غنى عن البيان بشهادة القرآن كيف وهو يردى إلى تحوير
 في معنيين على الصراحة والسلا أو بعده وفي الغيبة لم يكن في القرآن لا
 قد نص على أن في خاتم النبيين وهو آخر المرسلين صلى الله عليه وسلم عليه والجميع
 قال الإمام العزالي قدس الله سره العالي في مذكروا في الأئمة أن الأئمة قد فقت
 من لفظ وأمن رسول الله وصفا النبيين ومن قرأ في حواله صلى الله عليه وسلم
 أنه قد فقتهم في هذا رسول بعده وأما وليس فيه من ولا تخصيص

ومن ثم لا يخص من لا يبين اول انعمه من الرسل وهو هذا قولنا من
الولي المعتبر ان لا يجمع الحكم بكفره لان ما كذب لهذا النص الذي اجتمعت
على انه غير مؤول ولا مخصوص انهم قال القاضى عليه من جهة الله تعالى
في كونه الشفاء وان الله من اذى الله الى الله وان لم يرد في النبوة وان كان
حال لا يقظة يصعد الى السماء ويدخل الجنة ويكمل من ثمراتها ويغاثي ثمرها
فيؤلفهم كفارة كبرون النبي صلى الله عليه وسلم لانه لم يرد عن نفسه الشريعة
لما اتى النبيين كما ينبغي بعدد وقدر خبر الله تعالى عنه انه خاتم النبيين وان
ليس كما قالوا من انهم جاءوا الناس وقد اجتمعت الامة على حمل هذا الكلام على
ظاهره لعدم جوارحه عنه وان مفهوم المراد به هو المقتضى ومنه دون قائل
ولا تختص من فلا يثبت في كثر طوائف المذكورة كما هو قطعاً لاجماعهم قال في
روح البيان محله جيل في زمن الامام ابي حنيفة النعمان باخدا الله في اعلى
عرفت بحجته ان وقال الله تعالى في حق النبي بالعلامات فقال الامام الاعظم
رحمه الله الزكركم من طائفة علامة فقد كذبوا الله تعالى واكذب رسول الله
وخاتم النبيين ولقوله عليه السلام لا نبي بعدي ثم قال في
نسيم الريح كل من طلب المجزية من مدح النبوة بعد نبينا صلى الله عليه
وسلم فقد كذب الله يطلب منه عجز الصدق مع استقامة المعلومة التي بين
ضرورة قال العلامة الانصاري رحمه الله تعالى في شرح الجوهرية ان عدم
ذلك القدر في المستقبل والواجبات انما هو لعدم قابلية ما فلا يلزم على
عدمه فلو كان ذلك مستحيلاً في القصور انما يكون لوجاه الحجج من ناحية القدرة

بان يكون الشيء مما يتعلق به ولم يتعلق به ولما اذا كان مما يتعلق به
 بشيء يكون خارجا من حيث يتعلق به فلا يشترط فيه تصور البيت في قوله
 به يؤدى الى تصور جابل الى ان يدركها البتة ولهذا الاستدلال لعدم الشيء على
 سره الله عن رجل قال ان الله تعالى لا يقدر على اخراجه من ملكه هل يمكن
 بذلك ام لا فاجاب بانه لا يكفر بهذا الكلام لان الله تعالى لا يقدر على
 من ملكه الى ما لا يتعلق بملكه الباري تعالى فانه وهو مال والشيء لا يتعلق بملكه
 انما انتم فان قيل ان قوله على الصلوة والسلام وعلى له واجحاب بالبرية والكلام
 نوعا من ابراهيم فكان صدقنا فيما يقيد بجواز الاستثناء وانما هو من غير
 صاوات الله وسلامه على نبينا وعليهم اجمعين والحق ختم النبوة من الانبياء
 صدق ديانها بالوفاق من حيث ان لا يطلق اسم النبي مستبعدا عن ابراهيم
 ومن جهة النسب ولا من الاشباع الى اي قلنا يجوز الله العالم ومنه الاستدلال
 الى المرام : ان الشبهة لا تستلزم وقوع المذهب عند الفهم بل قد يرد
 مع استعمال المصنوع الكلام : وايضا يجوز تخليق المحال بالفعال : وقد قيل
 ليس فيه من الاشكال : اذ يقال سيدنا ابراهيم : بعد انتقاله على الصلوة
 والتسليم الى دار الخلد بعبادة التعظيم : محال عنه ذوى العقل السليم ان
 كون النبي بعد نبينا الكريم : محال عنه الموت الفهم : فكان قد
 تخليق المحال بالفعال : فلا يقتضي محال الرقص والاحتفال : وما
 حسان بن ثابت في المزية لاهرامهم : قوة عين النبي على الصلوة والتسليم
 معنى ابنك محمود العواقب يشب

ساری باتیں اس طرح معلوم ہوں گے

یا انوار حق و حیدر ابدال

یہ کتاب مختصر فی بیان المقدمات میں مسند ختم نبوت کا مفصلہ مسطور ہے۔ اور
ایمان لانے کا خاتم الانبیاء پر بخوبی بیان مذکور ہے۔ پھر فرمایا کہ الحمد للہ یہ مسئلہ
محتاج نہیں طرف کشف و بیان کے۔ کیونکہ وہ نہایت روشن و ہر وہ اب
نزدیک اہل ایمان کے۔ لیکن یہ خوف ہے کہ مبارک کسی جاہل کو شہرہ میں داخل
کوئی زندقہ۔ لہذا الذکر مقدار بیان کرتے ہیں ہم کہ اس سے حاصل ہو کہ مال
تصدیق۔ پس جان لو کہ بعد خاتم الانبیاء از سر نو نبی ہونیکا امکان نہیں۔ اور
ہو ممکن ہے وہ متر اہل ایمان نہیں۔ اور بہت وقت فریب دیتے ہیں بے علم کو
ارباب شر و فیر۔ اس آیت سے کہ **اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** اور اسطور
اوس آیت کا معنی آیت وہم زعم سے نہاتے ہیں۔ عوام الناس کو گمراہ بنانے
کے لیے سناتے ہیں۔ کہ تحقیق ہر چیز پر قادر ہے جناب پروردگار۔ پس اگر
بعد خاتم الانبیاء کسی کو نبی کرے تو اس کو یہ سزاوار۔ تو اس کا جواب با صواب
یہ ہے کہ اس کی قدر کا سیکو ہرگز نہیں انکار۔ لیکن جب حق تعالیٰ نے
انکار کیا کہ یہ امر اسطور ہوگا آشکار۔ یا یہ امر کسی طور کسی وقت ظہور میں نہ آوے گا
نہ ہمارے تو نہ دیکھو کہ حق تعالیٰ نے ہر کو کیا خبردار۔ اور آگاہ
کیا ہے ہر کو حق تعالیٰ نے بعد اتمام۔ کہ بعد خاتم الانبیاء نہ ہوگا کوئی نبی الی
یوم القیامہ۔ اور نہ منکر ہوگا اوس امر کا ہرگز کوئی ظن نام۔ مگر کہ جو شخص منکر
نبوت رسول کریم ہے علی الصلوٰۃ والسلام۔ کیونکہ اگر نبوت رسول مقبول
کی ہوتی تو اس کو تصدیق۔ تو البتہ سچا جانتا وہ تمام احادیث نبویہ کو بالتحقیق۔

کیونکہ جن دلیلوں سے ثابت ہوئی ہے نبوت رسول مقبول کی وہ کچھ
 تو انہیں دلیلوں سے ثابت ہے خاتم الانبیاء ہونا اور انکار کرنے والے
 ہیں نہ سیرت نبوی ہوگا کوئی شخص خداوندی الیہ السلام تو جس شخص کو رسول مقبول
 کے خاتم الانبیاء ہونے میں ہوا کچھ امتداد تو اس کو ان کی نبوت میں ہی شک
 ہوگا علیہ السلام واثبات یہ کیا کہ کوئی شخص اس شک و ریب کے بعد
 خاتم الانبیاء ممکن ہے اس سیرت نبوی کا ظہور نہ یا اورنگے بعد نبی ہوا ہے یا ہوگا یا
 موجود ہے بلا فتور ہے تو سب صورتوں میں وہ شخص کافر ہوا یا کفر و رد اور
 اعتقاد عدم امکان ہونے نبی کا بعد خاتم انبیاء کے اگر ہم کے یہ شرط ہے صحت
 ایمان لانے کی ساتھ خاتم انبیاء عظام کے یہ علیہ السلام واثبات
 و علی آلہ و اصحابہ البرکۃ الکریمہ و سیر الکلام میں یہ امر خوش عنوان ہے
 کہ حضرات اہل سنت و جماعت کا ایسا فرمان ہے کہ ہم اس نبی کے بعد کوئی نبی
 نہ ہوگا نہ اشارہ کیونکہ اس طور سے فرمان پروردگار و قرآن شریف فرمان
 شریف میں بالیقین ہے کہ و لکن رسول نہ و خاتم النبیین اور مابقی بعدی قد
 و رب سید المرسلین و سلی نہ و سلم علیہ و آلہ و صحبہ و اور جو شخص کہے کہ ممکن
 ہے نبی ہونا بعد خاتم الانبیاء تو بیشک وہ کافر ہے نزد ہر انسان و ہر نبی کیونکہ
 نفس مانی سے کیا اور سنہ انکار ہے اور اگر شک ہو او میں تو وہی حکم او سے انکار
 کیونکہ دلیل عقل سے ظاہر کیا ہے کہ لا ریب و حق تحقیق کو باطل سے جا عیب
 اور جو شخص دعویٰ کرے نبوت کا بعد خاتم الانبیاء تو بیشک وہ باطل و کفر
 ہے نزد ہر ایمان و تقیاد اور مولانا جامی قدس سرہ و السامی

فہاتے ہیں وہ شیخ فصوص حکیم دین اسکو لیتے ہیں کہ بعد سیدنا
 خاتم الانبیاء کے بعد وہ ضرور غائب ہوگا نیز یہاں کہ صاحب شریعت بیہودہ
 صاحب شریعت مسند نبویا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام شریعت مبینہ اور اکثر انبیاء
 علیہم السلام ان کے کام میں رہیں وہ پروردگار خاتم الانبیاء سے علیہ السلام
 وائستلام بد نبوت و رسالت منقطع ہوتی الی یوم القیامہ اور نہ باقی رہی
 مگر نبوت انوی علیہ السلام اور وہ نگاہ کرناست خدا تعالیٰ کے آسرا اسکا
 صفات سے اور سر اسکا و جبروت و عجائب مغیبات سے اور
 حضرات علیہ السلام کو کہتے ہیں ولایت عظیمہ خدا تعالیٰ سے متصل ہے
 و وجہیت نیز یہ جیسا کہ خلقت سے متصل ہوتی ہے جہت نبوت کریم
 یعنی صاحب ولایت کا اکثر اوقات خدات موصول ہے اور صاحب
 نبوت اکثر اوقات خلقت سے مشغول ہے وہ مشاہدہ انوار اسکا
 صفات الہی سے حظ بردار ہے اور یہ تعلیم و تکریم احکام رب العالمین
 سے سرشار ہے پس ولایت ہمیشہ باقی تار و زشار ہے اور کتنا
 بدیہ المہدی معین دین مسطور ہے کہ ایمان لانا سستی الانبیاء پر مملوک
 لازم بالغرض ہے کہ وہ رحمت ہمارے دین در جمیع احوال اور
 خاتم الانبیاء و الرسل ہیں بے قیل و قال پس اگر کوئی شخص ایمان لاوے
 کہ وہ رسول ہمارے دین علی الدوام اور خدا ایمان لاوے کہ وہ خاتم
 الانبیاء و الرسل ہیں لافلامہ غیر منقطع اور حکام دین تین الی یوم القیامہ
 تو وہ شخص مومن نہیں نہ یہاں کہ خاتم الانبیاء سے اسکو بے انکار ہے

شہادہ و انظار میں مذکور ہے کتاب التفسیر میں سلو جہ و انبیاء
 رسول قبول و حبیب نہ چھانے خاتم الانبیاء تو وہ ہرگز مومن میں
 نہ رہا کہ اتقیا کہیونکہ وہ معرفت ضروری ہے بلا امتداد علیہ
 احلیب الصلوۃ و الشامہ اور شرف المنہاج شیخ المنہاج میں مسطور ہے
 کتاب الرد میں ایسا بیان مذکور ہے کہ کوئی شخص رسول یا نبی کو
 جھٹلاوایا کسی طوطے او کو کو نقش و عیب و کراہیدہ عیب فیہ ہو مکرر است او کی
 حقیر ہو یا مکرر جانے نہی و بعد خاتم الانبیاء الکریم علیہ السلام و علیہ السلام
 تو وہ لاریب ہے نیز علیہ السلام ہرگز نہ اور معرفت ہی ہے بلکہ میں یہ قیل و
 یقال و ک آئیے وار و معین کچھ نکال دے کتاب معتمد میں ہر قوم ہے و وغیرہ کہتے
 بھی مفصلاً معلوم ہے کہ بقادر حاصل ہونے نبوت کا اس میں بطور کسب
 عبارت و ریاست سے کفایت بالیقین ہے اور یہ وہی ہے بد مذہب محمد بن
 اس و سید بر قانہ میں فلاسفہ مفسدین و علماء عہد یسعی بالیسی عہد فرما
 ورت اشیخ فرامین و سکو اسلام رستہ لائے ہیں کہ مذہب فلاسفہ کا رد و
 بطلان و ہرگز نہیں محتوج بیان اظہار کرتی ہے و سکو شہادت میان نبوت
 اظہار ہو و نہ تو اہل بیان کہ او سے حاصل ہوتا ہے نبی ہونیکا امکان
 ہر خاتم الانبیاء علیہ السلام و اسلام کے ہر بعد خاتم سیدہ سلیمین علیہ السلام
 کہ وہ مستلزم کذب قرآن ہے و جھٹلاناکلام اللہ کا اوست بیان
 ہے کہ کہیونکہ قرآن شریف سے تو بظاہر سے بالیقین کہ لاریب نبی ہر
 میں خاتم نبیین و اور بیشک وہی ہیں خاتم سلیمین و علی اللہ و علیہ

والہ پطہرین : اور حضرت امام محمد بن ابی قحسبہ رحمہ اللہ ایسا فرماتے ہیں
 اپنی کتاب اقتصاد کے آخر میں سکولائے دین کے تحقیق سے سمجھائے
 انھوں نے یہ کہہ دیا کہ رسول اللہ و خاتم النبیین : اور قرآن
 بوالہ قبول سے بھی یہ امر ہے بیان : کہ تحقیق سمجھایا ہے انہوں نے اپنی
 امت کو بعد از ان : کہ بعد اوسکے نبی اور رسول ہرگز نہ ہو گا تا آخر زمان
 اور لفظ آیت مذکورہ میں کسی لفظ سے نہیں تاویل : اور نہ اوس میں کسی وجہ سے
 کچھ تخصیص ہے نزدیک : اور جو شخص لفظ آیت مستور کی تاویل کرے آشکار
 کرے اور اوسے خاتم الاولیٰ اور خاتم البیاء کے نامدار : یا مفسر اوسکے کرے
 وہ کچھ تخصیص بیان : قوی کلام اوسکی ہے سر اسر خدیان : اقسام بیہودگی
 سے ہے وہ طغیان : پس کون امرایع نہیں اوسکی تکفیر کو : کہ وہ چاہتا ہے
 خاتم الانبیاء کی تحقیر کو : کیونکہ جھوٹا جانا اوسکے اوس کلام الہی کو جو بالاب
 منصوص : اور اوس پر تمام اس کے اجتماع کیا کہ وہ ہے غیر موقوف و غیر مخصوص
 شغافے قاضی عیاض رحمہ اللہ فیاض میں مستور ہے : کہ جو شخص دعویٰ
 کرے کہ وہی اوسکی طرف مذکور ہے : اگرچہ دعویٰ نبوت کا نہ کرے نہ یہاں : یا
 کہ جسے کہ حالت بیداری میں آسمان پر جاتا ہو زمین بلا انکار : جنت میں داخل
 ہو کر کھاتا ہو جہنم میں وہاں کے اثمار : اور معاند کرتا ہو زمین حور العین سے
 با اختیار : تو ان سب صورتوں میں وہ مدعیان میں شمار : کیونکہ جو کچھ
 فرمایا جناب مستطاب سید مختار : کہ میں خاتم الانبیاء ہوں بعد میں
 نبی نہیں نہ یہاں : تو اسکو انہوں نے جھوٹا جانا عند اولیٰ لا بصار : اور

میو شهابا اور نبیوں نے فرمان پروردگار : اور وہ سب نے اس کتاب
 میں : ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین : اور سب نے اس کتاب میں :
 الی یوم الدین : اور تمام اوقات نے کیا ہے : اجماع : کسی اس سنت و جماعت کا
 او سین نہیں : نزع : کرامت : مذکورہ سے ظاہر ہی : معنی : مراد ہے : کہ کسی طور پر
 نہیں : کچھ فساد ہے : وہی معنی : اس سے : قصہ : ہے : کہ کوئی مان : اس سے : نہیں
 وہی : معبود ہے : نہ : کچھ تاویل : کا : او سین : مقام ہے : نہ : کچھ : شخصیت : کی : ہے
 مرام ہے : پس : نہیں : شک : اس میں : نہ : نیار : کہ : تمام : گروہ : مذکورہ : دین : کہتار :
 اسی : پر : اجماع : ان : کیا : ہے : تفسیر : روح : البیان : میں : مطبوع : ہے : وغیرہ : کتب :
 میں : بھی : مذکور : ہے : کہ : ایک : شخص : نے : دعویٰ : نبوت : کا : کیا : عیان : ہے : سچ : نہ : ان : امام : عظم
 کے : علیہ : الرضوان : : اور : کہا : اس نے : ہمت : رو : محکم : تاکہ : علامت : نبوت : کروں : میں
 آشکار : ہے : پس : فرمایا : امام : اعظم : نے : کہ : جو : شخص : اس : علامت : کا : ہو : ظہور : : تو : لایب
 وہ : کافر : ہو : ان : و : ہر : ائمہ : کیا : : کہ : اس کے : نزدیک : بعد : خاتم : نبیائے : کرام : : ہوتا : ہی
 کا : اس : نہ : ممکن : ہوا : لا : کلام : : اور : ہوتا : ہی : کا : بعد : اس کے : کیا : یوم : القیام : : نہ : ممکن
 تنوع : : او : ہر : وقت : عند : القیام : : سب : وعدہ : خدا کے : ملک : ظاہر : : کہ : ولکن
 رسول اللہ و خاتم النبیین : اور : سب : فرمودہ : جناب : یہ : المرسلین : : کہ : اپنی
 بعد : الی : یوم : الدین : : اور : ایسا : ہی : نسیم : الریاض : شرح : شفا : قاضی : عیاض
 میں : مطبوع : ہے : کہ : مذہبی : نبوت : سے : طالب : معجزہ : کا : فرمایا : ہے : کہ : کیونکہ
 بعد : خاتم : الانبیاء : : فروری : الحکام : : ہوتا : ہی : کا : اس : سے : ہے : محال : : اور : یہ : امر
 دین : سے : معلوم : ہے : بے : قیل : و : قال : : اور : طالب : معجزہ : اس سے : ہوا : ہے : ظہور : : کہ :

چیز کا کہ جسے صدق اور کمال ہو آشکارہ اور ظہور صدق نہ کو اور محال ہے
 بلکہ آشکارہ پس راست نہ جانا اوستے فرمودہ پروردگارہ تو لایب وہ کافر
 عند اولی الامر اور علامہ انہری رحمہ اللہ اولی ایسا فرماتے ہیں شیخ
 ابو ہریرۃ التمیمی من اسکواتے چین کہ عدم تعلق قدرت پروردگارہ ساتھ
 امر محال و واجباً ہے کہ ہو شمارہ بہ سبب عدم قابلیت اولی دونوں کے ہے
 نیز علامہ کہ قدرت الہی میں عجز ہے عند اولی نہیں و پس عدم تعلق
 قدرت سے ساتھ محال و واجب کے اس نہ شعورہ نہ لازم ہوگا قدرت پر
 برگزینہ کر کہیہ تصورہ کیونکہ قدرت کی طرف سے نہیں ہوا عجز کا ظہورہ
 بان اگر ممکن ہو تا بعد کسی چیز کا کہ بنوی وہ محال نہ تو البتہ عجز قدرت کا
 لازم آتا ہے قیل و قال و لیکن جب عدم تعلق قدرت کا کسی چیز سے ایسے
 ہو آشکارہ کہ وہ چیز غیر ممکن نہیں مقصور سے نہ شمارہ تو عدم تعلق قدرت
 میں ساتھ اور بنیہ کے برگزینہ تصورہ بلکہ تعلق قدرت ساتھ اور بنیہ
 حاصل ہوگا از بسکہ فتورہ اور سبیلے عدم تکفیر پر فتویٰ دیا علامہ شہر الماسی
 رحمہ اللہ انفسرہ جب اوستے سوال کیا گیا اور سبب ملکہ میں جو بالاس
 مذکورہ کہ ایک شخص نے کہا حق تعالیٰ قادر نہیں میرے اخراج پر اپنے
 ملک سے بالضرورة کہ کیونکہ خارج کرنا اسکو ملک خدا سے یہی چاہتا ہے
 لا ظلم کہ خارج کرے اسکو اس ملک میں کہ جسکو ملک خدا سے تعلق نہیں
 علی اللہ و امہ اور یہ امر محال ہے اور قدرت متعلق نہیں جوئی محال سے
 عن العظام و پس بیان کچھ ملک غیر باہمی ثابت ہے نہ عجز قدرت

خدا کے نام پر کیا فرمایا اور وہ قائل مذکور نزد محمد علیہ السلام
 اور اگر کہا جائے کہ یہ فرمان جناب رسول کریم و صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کہ لو عاش ابراہیم لکن صدیقاً نبیاً یعنی اگر زندہ رہتا
 ابراہیم تو البتہ ہوتا صدیق و نبی کریم و سفیر جو ان اسکا ان نبی
 ہے بعد خاتم الانبیاء علیہ الطیب الصلوۃ و السلامی شہادہ اور ختم نبوت
 ثابت علی الاطلاق ہے اور باب نبوت مسدود بالوافق ہے
 کہ ہم نبی از سر نو نہ کہا جاوے کسی پر نہ بناوے نہ صاحب شریعت ہونے کی
 شریعت تار و زینہ نہ تو اسکا جواب یہ ہے بالاجمال کہ یہ تعلیق المحال
 ہے بالمحال پس بیان کسی طور پر گز نہیں اشکال دینے بجا کے سیدنا
 ابراہیم بعد از محال جناب رسول کریم و علیہ الصلوۃ والسلام ام محال
 نزد صاحب عقل سلیم اور ایسا ہی ہونا نبی کا بعد صاحب خلق عظیمہ
 محال ہے نزد مومن موقن نفیم پس ہوا یہ تعلیق المحال بالمحال پس اگر
 ہوا حق من بل غشال اسے عزیز وافر تفسیر معنی آیت مذکور مع
 الطائفت شرک المشرورہ ثم المبین رحمہم اللہ بین من فصل الخطاب
 روایات مسطورہ مع روایات مسطورہ پلجبت او کے مشتے نور خروار
 ہے پس طلب تفصیل کو مطالعہ جلد چہارم کتاب مرقوم حصہ نہایت
 سزاوارتہ + واللہ المستعان علیہ السلام

وہ باز اگر چہ نہیں کرتے ہیں شوق
 محمد کے مانند صد ہا بشیر

تو بالکل جو جگت ہیں وہ کل و کور
 کہ ایک آنہیں گز کرے وہ قدر

توبہ اور پکارا اور اسے وہ جہنم
 وہ توفیق ایمان میں بخشنے لگا
 وہ قائل کہ جسے پہ قادر خدا
 بلا لیں کو اگر پڑھیں منکرین
 وہ ان کا بے توبہ ہے پر مدار
 سوچو کہ ہیں آپ کو منکرین
 ہی و ولی سے وہ بیزار ہیں
 جو ہیں پیشوائے رسل بالیقین
 تو اولیٰ امانت کریں وہ مدام
 وہ مفلوق عاجز بشر مثل ما
 خدا کا غضب منکر دن پر مدام
 نبی کی امانت میں سرشار ہیں
 کیا جو کہ پیدا خدا نے قدیم
 جو ہے اوپہ گنہگار بد غیر و شر
 تو میں اوستے مابہ شفیع الہی
 عیان چون گفت دست او پر مدام
 زدریا نے علم حبیب خدا
 نہ سرگزا عاقلہ کریں انبیاء
 بعلم حبیبی شفیع الہی

کہتے وہ نبی فی شہیدی قدر
 سلامت کے برہنہ وہ چون اہل بار
 وہ نے نے معنی سے نا آشنا
 تو معنائے شے سے وہ جون باہرین
 وہ اردو کے ہیں مولوی شہادار
 سو اپنے سیکو کہ ہیں منکرین
 وسیلے کے منکر ہے خواہ میں
 حبیب خدا رحمت عالمین
 کہیں علم و قدرت میں وہ چون عجم
 توبہ علم و انعم نہ علم خدا
 وہ مرتد کا سر نہ اس میں کلام
 وہ ابن مغیرہ کے دلدار ہیں
 کرت جو کہ پیدا وہ یکتا رحیم
 جو گنہگار اوپہ ہر نفع و شر
 نہ کچھ اوپہ محضی زار حق سما
 وہ ہیں شاہد خلق رب الامام
 وہ قرآن قلمہ ہلا مبرا
 نہ دیگر جو خلقت سے ہیں انصاف
 مگر حقیقتہ راوستے چاہا خدا

یہ نجم المبین میں مفصل بیان
خدا کے شفیق الورا کو مدام
یہ محتاج او سکے پھر صبح و شام
توئی نزد ایزد مددگار سے
مصائب جو داریں کے بیشتر
تو سب میں توئی یکساں شکست
تو جب انبیاء کا مددگار ہے
خزائن خدا کے جوہن بیشتر
نہ ہرگز کسی کو ملے کچھ عطا
تو باران رحمت عوالم گیاہ
تو قادر بلادیب در دو جہان
خدا البدر سب پر تو قادر مدام

یہ بھی طرح رنگ میں یہ محفل بیان
دیا ہے یہ قدرت کہ ہوا نام
آفتنا حبیبی یہ انکسلا م
نہ کوئی سوا تیرے غمخوار ہے
نہی و ولی جسے ہوں نزد و نذر
نہ قادر خدا البدر تیرے سوا
تو کب تیری قدرت کا انکار ہی
توئی او نکی بفتح لیل و نہار
سوا تیرے ایزد سے اسے دلربا
یہ سر ہنر تجھے تو کی پناہ
نہو تیری قدرت کا ہرگز بیان
یہ نجم المبین سے ہو یہ کلام

خیوری وہ فیض خدا کے خیر

کہ ہے وہ علی کل شیء قدیر

جو اولاد او نکی میں غوث الانام
تو او نکی جو قدرت وہ ہے بیشتر
نہ تحریر سے ہو وہ قدرت عیان
اسے از تبرک یہ اظہار ہے

وراء الورا میں وہ عالی مقام
وہ زخار دریاوے بے کنار
نہ تقریر سے اسکا ہو دے بیان
کہ مشے نمونہ زخار سے

قال فی جامع العلوم والتجید وغیرہا جامع الکبیر کا حسن الادب المیزان

ما احد يتصرف في ملكوت الله بالعلم والاسباب غير الشیخ مسدد بن عبد القادر
 الجیلانی قدس سرہ النورانی وکان قد کتب علی الکعبین شی تحت رکاب سبعون
 الف حصو قال فی الکلام والتعبیر ودرہ التأویل بالمسند لکبران رجال اللہ
 اذ اوصلوا الی انقذہم من اسکوا الا سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ
 سرہ الصمدانی فانہ وصل الیہ ففتحت لہ دروزنہ فیہ فوج فیہا وناسرع
 اقدار الحق بالحق للحق لانه من وراء امور الخلق وعقولهم فاهذا قال
 رحمہ اللہ عنہ انما لا تفعلون هذا لضعف فی نجم المبین واللہ یهدی
 بہ المتقین یعنی کتاب جامع العلوم اور تفسیر تجرید اور جامع کبیر میں مسطور
 وغیرہ کتب معتبرہ میں با سند قوی مذکور ہے کہ کوئی ولی حکومت نہیں
 کرتا ملکوت اعلیٰ پر غول واضب میں زیارہ کہ جس فرشتے کو چاہے ہر طرف
 کرے اور جسکو چاہے منصب بخشے باختیارہ مگر سیدنا محبوب صمدانی سیکل
 نورانی و محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس سرہ الربانی و ملکوت
 انعامین مخصوص ہیں بحکم رانی و جسکو چاہیں منصب سے مرفراز کریں و اور
 جسکو چاہیں رتبے سے پائنداز کریں کہ کیونکہ وہی ہیں غوث اہل ارض
 و سما محبوب مختارہ قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ اور
 جب سواری پر سوار ہوتے وہ محبوب حضرت یزدان و تو مشرک ہر فرشتے
 تحت رکاب آچکے مثل نقیبان و چپ و راست پیش و پس چلتے تھے مع
 گویان و آپکی صفت و ثناء سے رطب اللسان عذب البیان و شہر

کہے جیسا توئی محبوب سبحانی	توئی مطلوب جیسا قطب بابائی
----------------------------	----------------------------

توئی صدر سے نشین ملکوتی ہمارے
 ملک پیش تیرے طرے قوا گویان
 تو قادر اور قاهر برہم خلقت
 حقیقت میں توئی طابا کے احدیت
 نہ شرقی ہے نہ غربی ہے نہ تو عجیبی

توئی حکم حکیم خاص یزدانی
 کرے جبریل تیرے قدم در بانی
 توئی ہے ملک ملک سلطانی
 وے ظاہر بین ہے تو شیخ بیانی
 وے تو لامکانی ستر نورانی

خیور می تیرے در پر بسکنا ہے
 مشرق کر او سے از ستر مریانی

محکمہ اور تفسیر تجہیر میں مسطور ہے : دورۃ التاویل میں باسند جدید مذکور
 ہے کہ مردان میدان رضا : اور جوانان بہشت تیرا تبار جبکہ ہوتے
 ہیں واصلان مقام قدر و قضا : تو وہاں استاد رہتے ہیں وہ مردان
 خدا : مگر سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ السریانی : کہ جب
 یہ تشریف لائے مقام قضا و قدر پر جداحترام : تو کہو لا گیا اور مقام
 میں ایک روزن واسطے اوکے حکم یزدانی نام : پیرا اعلیٰ ہوئے اوس
 روزن میں وہ فرزند صاحب الامکان : اور نزاع کیا اقدار حق سے
 ساتھ حق کے واسطے حق کے بگیان : کیونکہ وہ امور خلافت سے ماورا
 ہیں : عقول عقلا سے باہر بلا ستر ہیں : کسی مائل کی عقل میں وہ ہرگز
 سماتے نہیں : کیسے ادراک میں اوکے حالات آتے نہیں : وہ احاطہ
 فکر سے لاریب بیرون ہیں : بلند سے خیال و تصور سے افزون ہیں :
 لہذا فرمایا آپ نے علی رؤس الہستبارہ کہ میں اوستے ہوں کہ جسکو نہیں

جانتے تم زیہار کیونکہ وہ فیض باطن اس احدیت سے ہیں بلا انکار
کہ جسکی شان میں اسطورہ کاملین میں اولی الالبصار ۴

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و تو تم
وزیر چہ گفتہ اند شیدیم و خواندہ ایم
دقت تمام گشت بہ پایان رسیدیم
ما بچنان در اقول وصف تو مانده ایم

اسے عزیز تر تفسیر عبارت عربی مرقوم صدر سے ابیات ترجمہ ناؤں میں صفحے
سے گیارہ وین صفحہ درج الدراہتہ میں اسطورہ سے ۴ اور اس کے بعد اسطورہ

یا اعتقاد پر سدا رہی مذکور ہے

وے رکھ تو اسطورہ پر اعتقاد
کہ وہ شاہ محبوب غوث العباد
قضا و قدر کے وہ صدر الصدور
وہ تیر قضا گو پیر اودین ضرور

جو حکم قضا ہے ہام خدا
تو او کی قضا اوس پہ غالب
قضا و قدر اوست ہے فیضیاب
کرین محو او کو وہ عالی جناب

وہ تجھ کو اللہ عنایت بلا یرتاب
یہ لاریب عند اللہ اُم الکتاب
وہ ہے لوح محوی و اثبات سے
یہ تیرم قضا ہے اوس ہی ذات سے

وہان و زبان انکا اُم الکتاب
نہ ہو محو یہ تا بروز حساب
امور خلافت سے یہ ماوراء
نہین مثل انکے کوئی دوسرا

مقامات انکے وائے عقول
عقول و را انہیں لایند جہول
نہیں مثل انکے ہوا آنکار
عقول و را انہیں لایند جہول

یہ وایو نہیں سلطان یکتا مدام
یہ باطن میں طہ بشیر و نذیر
یہ ظاہر میں جن عبد قادر شہید
یہ وایو نہیں سلطان یکتا مدام

یہ مثل بن غوث یا اتفاق اسے اپنے منکر جواب لے اتفاق

خیوری کیا جنکو حق نے عزیز

تو منکر جواب لے گا وہ سب بے تمیز

بعض محدثین کو اعتقاد مذکور سے انکار ہے اور اس علم اور اعتقاد پر اوکھا اعتقاد میں انکار ہے کہ کیونکر محبوب پاک قضا و قدر پر حکم پالت ہیں اور کیونکر یہ قضا و قدر اپنے تصرف کو پھرتے ہیں اور زبان آگئی کیونکر ائمہ الکتاب اور کیونکر وہ قضا و قدر پر بالارتیابہ تو یہ کہ جو با صواب کتب معتبرہ و مرقومہ الصدر میں تحریر ہے شدہ اوستہ بیان پر معروض انبار ہے اور جبکہ اس میں مفضل کو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ عالیہ سے فرار ہے تو کب محبوب سبحان قدس اللہ سرہ المورانی کے مقامات عالیہ سے اقرب ہے تا ائمہ اہل منکرین کو مقدمات متفرق سے قطع کرنا سزاوار ہے کہ اسے معتقدین صادقین کو لازم حصول تقویٰ سے بسیار ہے اور منکرین معاندین کو وصول سوا و الوجه فی الدارین از بسکہ بیچار

واللہ العادی علیہ اعتدائی

قال فی التفسیر المتخیر وغیرہ من زبوا الخاریر کدیرۃ التأویل و الجماع الکبیر
من اللوح صوری و معنوی و الصوری ثانیۃ عشر الفاضل علی
حدود العوالم و اللوح المحفوظ من ادلوا ح الصوریۃ و خصص الحق تصان
شأنہ و عز برہانہ لضعفیانہ و اولیائہ بالبحر الباقی من کتاب اللوح فیہ
علی جناتہم و لسانہم کما هو مروی مر فی حافی حدیث ابن عباس
بروایۃ الطبرانی وغیرہ من الثقات معاد البرہۃ و التبرکات و لہذا لم

يكن في اللوح المحفوظ مكتوباً يكون بدعاء الأصفياء والأولياء موجوداً
 لأن لسانهم وجنانهم من اللوح المعنوي والألواح الصورية محل التغير
 والتبدل إذ فيها كثير من الأمور المتعلقة بالأسباب وأما اللوح المعنوي
 فمكتوب فيه العلم الأزلي الأبدى وهو الغيب المطلق فلا يظهر الحق سبحانه
 أحد على ذلك الغيب إلا من ارتضى من رسول أو نبى أو ولي وهذا اللوح
 لوح القضاء السابق الكللى الخالى عن المحو والاثبات لا يتغير منه شيئاً بدأ
 وهو المسنون بامر الكتاب كما قال الله تعالى يَخُودُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِدَةً
 أَمْ الْكِتَابِ فالوح المعنوي من القدر المبرم القطعي وكلاهما بأرادة واحدة
 أزلية واللوح الصوري يرد ويتغير باللوح المعنوي وعالوما الأصفياء والأولياء
 وجنانهم ولسانهم من اللوح المعنوي لا يتغير ولا يتبدل واللوح الصوري
 يرد به فمن ثم جاء الأمر في الشريعة الغراء بالدعاء والاستدعاء من الصالحين
 في رد المصائب والمحن والبلاء وبالتوسل والاستغاثة والتشفع بالأبياء
 والأولياء بل بأولادهم ولحفادهم والصدقات وبصلة الرحم والصدقات
 على الفقراء وبالسؤال في محو الشقاوة وإثبات السعادة وسعة الرزق
 والمال وحصول الأطفال وطول العمر ونحوها ولما كان حكم اللوح الصوري
 يتغير ناسخ سيدنا عبد القادر الجيلاني قدس الله سره الصمداني قدس
 الحق بالحق للحق لأن علمه من اللوح المعنوي وحكمه مبرم وأمره حكم فهو اللوح
 المعنوي على التحقيق ولا حيلة بما يخصه الشريعة كيف لا وهو من وراء
 أمور الغاي وعقولهم فلهذا قال فاعلموا لا تعلمون وحجتي عند أولي الألباب

ان حکم الافراد والاقطاب لا یتغیر مہرہم بغیر الارقیاب فکیف یتغیر ہر سید
 ہر امۃ الکتاب وهو غوث الكل باتفاق الصدیقین من اهل السموات
 والارضین قدس الله سرہ وافاض علینا انوارہ الی یوم الدین امتی قال
 فی روح البیان والواقعات المحمویۃ فی الوجود الانسانی ایضاً لوحان
 جزئیان صوری و معنوی فالصوری باب اللوح الصوری والمعنوی باب
 اللوح المعنوی فالصوری ینکشف اکثر الاولیاء والمعنوی فلیحصل
 واحد بعد امتی قال فی عرائش البیان معنی قوله تعالیٰ بل هو قرآن
 مجید فی لوح محفوظ ای بل لمقر وعلو الکفار والمنافقین قرآن عظیم شریف
 مثبت فی لوح القلب المحموی فی اللوح قلوب ورثته الاولیاء العارفین المحبین
 العاشقین امتی قال سیدی عبدالوہاب الشعرازی قدس سرہ النور ان
 فی المن الکبریٰ ان العارفین هم الطائفة العظیمة اصحاب الولاية الکبریٰ الذان
 فی العالم منزلة القلب من الجسد هو المظلمون علی جریان الاقدار سرایفا
 فی الخلق وهم العبیدان اختیاراً والسادة اضطراراً وهم المتکاشفون بعلم ہر لحول
 من الازل الی الابد فی نفس واحدة من انفسہم الشریفة یعنی تفسیر تجرید
 وغیرہ کتب رینیہ من مسطور ہے درۃ التاویل اور جامع کبیرین بھی مذکور ہے
 کہ لوح دو قسم بلا انخار ہے ایک صوری اور ایک معنوی اشتہار ہے لوح صوری
 اشارہ ہزار بلکہ اوستے بسیار ہے موافق اعداد عوالم عشر اولی لا بصار ہے
 اور لوح محفوظ اللوح صوریہ ظاہریہ سے لاکلام ہے اور اللوح صوریہ بین
 یہی لوح اول حامل علم ایزد علیا ہے اور جوہر یعنی روشنائی باقی رہی

تحریر لوح محفوظ سے اس امین ۛ تو محفوظ جس کیا اوست حق تعالیٰ نے انبیائے
 کبار اور اولیائے نامہ لڑ کو بالیقین ۛ کہ اس بقیہ روشنائی سے ان کے دلوں
 اور زبانوں پر کیا تحریر ۛ وہ امر جو لوح محفوظ میں غیر مکتوب یا معلق تھا لایق تفسیر
 اور یہ مضمون حدیث مرفوع عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے ۛ
 اور یہ حدیث بروایت معجم طبرانی و دیگر ثقافت مروی و مشہور ہے ۛ پس سبیلے
 بعض وہ چیز جو لوح محفوظ میں مکتوب نہیں رہیں ۛ تو دعائے اصفیائے کرام
 اور اولیائے عظام سے وہ ہوتی ہے آشکار ۛ کیونکہ دل و زبان اُن حضرات
 کا لوح معنوی سے ہے نفیس پروردگار ۛ پس اس زبان و جنان سے لوح محفوظ
 میں تغیر پاتے ہیں بسا کار ۛ اور یہی مضمون فیض مشحون شنوی مولانا رومی
 میں ہے نگار ۛ

شعرا

اولیاء ہست قدرت ازال	تیر جہت باز آرنش ز راہ
اولیا اطفال حقند اس پر	غائبی و حاضری بس با خبر
بندگان خاص علام الغیوب	در جہان جان جو اسیس القاب

لوح محفوظ اور سائر الواح صورتیہ محل تغیر ہیں بلا ارتباب ۛ کیونکہ یہ سب
 انہیں معلق ہے بالاسباب ۛ اور لوح معنوی وہ ہے کہ جسمین جملہ علم ازل و
 ابدی مکتوب ہے ۛ اور وہ غیب مطلق خاصہ حضرت علام الغیوب ہے ۛ پھر
 نبیین آگاہ کرتا اس غیب کسی کو ایند و غفار ۛ مگر اُن بندگان پسندیدہ کو
 جو ازل میں ہوئے معدن اسرار ۛ اور وہ حضرات رسل و انبیائے کرام ہیں
 اور اولیائے کبار ۛ اور یہ لوح معنوی لوح قہنہ کے کل سابق علی الاطلاق ہے ۛ

کہ اور جسے دیکھتے ہیں وہ جہان کی مشعلیں آسمان ہوتی ہیں الطوارہ بکرا و سید
 پیکر و انکی آن و اولاد و احباب کو موجب نجات ہے عند اولی الا بصارہ
 تاکہ انکی دعا و اولاد و انکی وجاہت ہے انتہا سے پہلے ہون چاہے کار و اولاد
 اس طور پر شیخ شریفین بنندگان خدا میں مامور کہ اپنے خوشیوں سے ہر طور
 پہلے ورنہ کی کرین بالضرورہ اور فقرا و مساکین کو صدقات دین شفقت و
 امداد دینی اور یہ تمام عملیں کو خیرات دین محبت و عکساری سے اور خدا
 سوال کرین جمع ساعات میں مخصوصا و مانگین لیلۃ البریۃ میں کہہ سکا
 انکی شفاعت کو وہ دو ثابت رکھے انکی سعادت کو تاکہ پھر شقی ہوں نہ بہار
 اور ہمیشہ سعید رہیں تا روز شمارہ اور ایسا ہی حق تعالیٰ سے کرو سوال کہ
 تشریف رزق ہو اور کثرت مال حاصل اور وہ اپنے لطف و مافرا و س
 یکساں افعال و طویل عمر باصلاحیت اعمال اور روزانہ طلب کرنا با درود
 بیش و دراز سے عمر برائے ذات خویش اور مشاغل ان امور کے دیگر کار و
 عیساکہ دوائے بسبب اور حصول شفا کے ہمارہ یا فرغیت ماثورہ و کلام ہائے حق
 کیونکہ حکم خدا و قدرت بندہ ماہر خدین و قضائے مبرہ و معرفت اور یہ تمام
 پس اس عالم میں مستند شہر پر اعتماد ہے و سلسلہ سیاب کو بجا لانامی ہی کمال
 توکل و خوش اعتقاد ہے و ظاہر میں آسیاب بجا لانامی باطن میں شہید الیسیاب
 پر نظر شہر نامی ہی طریق پر سداوت ہے دست بکار دل بیار و انکے اعلیٰ علیہ
 یہی اصل و سداوت ہے ان بجا لانامی سیاب میں کوشش کرنا حد سے بیا
 خلاف امر شیخ ہے عند اولی الا بصارہ اور ایسا ہی کوتاہی کرنا بجا لانامی

مسباب میں اس سے شیارہ یا تھوڑی سی سہری ہو نا اور جو اہل قضا پر
 کرنا آشکارہ ہے یہ بھی دوسرے عالم میں پرتعلیمیت بلکہ انظار و غفلت و غیرہ
 ظلمات تیرے کبارہ جو وقت آدم علیہ السلام پر نہ گزرا اور یہ بھی پرتعلیم
 کہ یہاں اپنے باپ کا ورثہ لیتا ہے یا جو یہ پیشکارہ پس بدی کو اپنے ذمہ لگاتا
 ورثہ آدم ہے جو خلیفہ پروردگارہ اور بدی سے بری جو نافرمانیہ اہلیس جو
 ہے اہل نارہ پس وہ ورثہ قول انسان اور یہ ورثہ شیطان بلکہ
 اللہ عزوجل انھن بعد از انکہ انھن بجا صیدیاں سیدنا اہل کرم و صلوات
 علیہم علی قطرات الامطار و علی الارواح ابداً

ای اخی دست از دعا کردن مدار	با اجابت بار و اوست چه کار
بہر گز اول پاک شد از اعتزال	آن دعا ش میزد و نماز و ایصال
پس میفرساخت ای محتاج زود	تا بخوشد از کرم دریائے جود
گر نزاری تو دم خوشت در دعا	رو و طمخو از ازل صفا
کان دعاے شیخ نے چون ہدایت	فانیست و گفت او گفت خدایت
آن دعاے پیچودان خود دیگرست	آن دعا زو نیست گفت و اورست
آن دعا حق میکند چون اوفتات	آن دعا و آن اجابت از خدایت
بندگان حق رسید و بہر بار	نوی حق دارند و صلاح کار
این بخوان این قوم را اسی مبتلا	ہر غنیمت در شان پیش از بلا
تیر کی بغوش و حیوانی بجز	زیر کی زرق و حیرانی نظر
و اندان کو نیگفت و محرمست	زیر کی بطیس و ندادن آدمست

برقصا کہ نہ بماند ای جوان
 الی اقصا حق و چہر بندہ حق
 کر خود برگردد و بزم خود بین
 فعل تو کہ زانما از جهان و تنست
 بزم بر خود نہ کہ تو خود کاشته
 بی آسمان زانکلمہ شنیده
 اما خیال منفرد و شیر خواہ
 بر نہ آفتاب نیست بیبانشو
 کر تو کل یسکن در کار گن
 گفت پیغمبر با و از بلند

بزم خود را چون بزمی بدو ملک
 چون مہاشا عور چو البیس خلق
 جنبش از خود بین و از سایہ بین
 بچو فرزندت بگرد و دامنست
 با چو از عدل حق کن آشتی
 اندرین پستی چہ بر چشیدہ
 گفت اطلق عیان اللہ
 از تو کل در سبب کابین شو
 کس کن پس تکیہ بر بتا کن
 با تو کل زانوی ششتر بہ بند

اور جبکہ لوح محفوظہ اور سائر لوح صورتیہ متغیر ہوتی ہیں بلکہ امتناع ہوا جوہر
 نوشت صمدانی سیدنا عبد القادر اچیلان قدس سرہ العالی نے اقرار کیا
 ہے کیا نرازمہ بطور حق تعین ہوا ہے یا نہ کیونکہ علم اور نفاذ لوح محفوظی
 ہے علی اللہ و ہمہ اور حکم اور نفاذ مطلق اور ہمہ اور نفاذ محکم معنی ناقص ہے بلکہ
 اور ہی چون شیخ ابن عربی و الانس و الاماک و غوث الاعلیٰ و الی الاماک
 ایسے وہ لوح محفوظی ہیں علی تحقیق ہوا نہیں اختیار اور کا جو کہتے ہیں بلکہ
 اور کہتے کہ نہایت خود وہ ہمہ نزد اہل تصدیق ہوا کہ محبوب سبحانی ماورائے
 امور و عقول خلافت سے ہیں نزد علما کے کبار ہذا آپ نے فرمایا کہ میں
 اور میں نہیں سے ہوا کہ تو اوست ماہر نہیں نہ بیمار ہوا یہ امر بھی روشن

ہے عند اولی الالباب کہ فرمان حضرات فرما دے قطاب و تفسیر میں
 قطعی ہے بغیر کتاب و پس کیونکر تفسیر پاوے حکم ہوگے سرور کا جسکی زبان
 ہے اتم الکتاب و بلکہ وہ خود اصل کتاب ہیں نزول صواب و اور ہیں
 میں شیخ ابن التمول والارضین و غوث اکبر اتفاق احمد یقین تفسیر
 امدارہ و قاض علینا الخوارزمی یوم الدین و اور تفسیر روح البیان اور
 و اوقات محمودیرین مسطور ہے و وغیرہ کتاب معتبرہ دینیہ ہیں بھی مذکور
 ہے کہ وجود انسانی بین روح جننی بین ملائکہ و ایک لوح مصوری اور
 ایک لوح معنوی ہے آشکارہ پس مصوری باب لوح مصوری اور معنوی باب
 لوح معنوی ہے عند اولی البصار و پس لوح مصوری منکشف و ظاہر ہوتا
 ہے وسط اکثر اولیا ان کے علی اللہ و اعلم و اور لوح معنوی ظاہر نہیں ہوتا
 مگر واسطے ایک ولی کے بعد ایک کے لاکلام یعنی لوح معنوی غیب مطلق
 ہے بعض فرر پر بعد بعض کے علی الخصوص معنی ہے میان و اور لوح مصوری
 غیب انسانی ہے اکثر اولیا ان کے پر علی احوال ظاہر ہوتا ہے بیگانہ و اور
 و اس بیان میں معنی اس آیت کا مسطور ہے ملو خاک کل مخلوق یجحد
 فی الوجود یعنی وہ کتاب جو پڑھی جاتی ہے اور پر قوم کفار و منافقین کے
 نازیب وہ قرآن عظیم فرمان فہم لکھا گیا ہے لوح قلب سید المرسلین کے و
 اور لوح العراج قلوب اولیائے طارنین و درشین و تمام انیسین کے اور معنی طارنین
 کا من کہ نمبرین مسطور ہے و اور یہ کتاب سیدی عید الوباب ثانی
 کی شہادت ہے و قدس سرہ و قاض علینا تہ کہ طارنین ایک جہت علی ہے

اصحاب ولایت کبریٰ بنی بستہ اور خاتمہ اس جہان میں بطوریکہ ہے حیات کہ
 بسیار تہ دل کا انسان کے جسم میں ہے بیکمان یعنی جیسا کہ وجود انسانی میں
 دل صاحب ولایت پادشاہ ہے ویسا ہی وہاں عارفین سے اس جہان کے سائنسین
 کی پناہ ہے اور وہ آقاہ میں جاری ہوئے اقدار الہی سے سچ موجودات کے
 اور وہ خبردار ہیں ماری ہوئے قصائے ربانی سے سچ مخلوقات کے اور وہ
 بندگانی پروردگار میں امتیاز ہے اور وہ عارفین خلقت میں سردار ہیں مظهر
 سے یعنی تمام بندگی میں وہ ہمیشہ دل و جان سے چرن سرشار اور خلقت میں
 سردار ہونا وہ چاہتے ہیں زمینار کہ بندگی میں بندہ خدا سے موصول ہے اور
 سرداری میں خلقت سے مشغول ہے بندگی میں انکساری و قرب باری ہے
 سرداری میں افتخاری و سرشاری ہے و لیکن حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے
 اونکو بنایا ہے سردار و تواب کی رضا پر وہ راضی ہیں و انم خدا شگزار اور اوپر
 مشکافت ہے علم و معاد و حور اور وہ عالم میں احوال زلی و اجہی سے باخبر
 یہ ماہر ہونا اور نکالنے سے اب تک بلا فتورہ ایک مہین میں جوابے اونکے و ہونا
 سے است شعور قال سیدی عبدالوہاب الشعراں قدس سرہ النورانی
 فی الکبریٰ الخمر و الخمر سیدی علی بنحو اخص رضی اللہ عنہ فصحة بقول
 لا یکنی لرجل حسن الحق و علم حریک خربہ فی شقالہ فی الاسلام و ہونظف
 من یوم التبت ان یکنی الی استقرارہ فی الجنة او فی النار یعنی کبریٰ احمدین
 حضرت عبدالوہاب شعراں قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ کسما میں
 میرے ساتھ حضرت علی بنحو اخص رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایسا فرماتے ہیں کہ کسما

عبدی و شریک الی ما ذکر فی حقہ و فی سب و ذلالت بہت کثرت معہ تدریج سمع بہ
 و نصیرہ تدریجی تصور و درین حالت سبب شدہ کہ او مجاہد الحق بنی و شریک و شریک
 سبب کلام طریف و این سبب کہ فی لایحید نہ دواہ الخو کمری عن ابی ہریرہ
 رضی اللہ عنہما و ذلک لکن مقالہ مع عبدہ کہ ابی ہریرہ صابر کانہ سببہ من
 سبب کہ یعنی کتاب میں کہ ابی ہریرہ امام شریک قدس سرہ سترہ انوارانی کی
 مشہور ہے کہ تو اوجین کتاب التوحید علامہ فاروقی رضی اللہ عنہ سے مسطور
 ہے کہ بروایت ما رت باللہ حضرت یعقوب قدس سرہ سترہ الحمید مذکور
 ہے کہ کہ سنائیں نے سید احمد قاضی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمات وہ یہ بیان
 نمین کہ کہ صحبت حاصل ہوئی بیکو اوس تین لاکھ امانت سے بالیقین کہ کہ
 پیتہ اور نعل کرتے اور آپس میں ورثہ دیتے لیتے ہیں وہ لوگ علی التوام
 اور زمین کامل ہو تا مہر ہمارے نزدیک میانک کہ صحبت حاصل ہو ایکو
 عدد مذکور کی لاکلام اور سچے او کی زبان اور ارکے نام اور او کی صفات
 کوہ اور جائے او کی روزی اور اوقات مرگ اور حیات کوہ تو غرض کہ
 حضرت یعقوب موصوفت کے کہ اس سید الوصلین بیان فرمایا ہے اہل فقہ
 نے کہ جملہ خلافت بنی اسی بنی اور عالمین اسے زیادہ عدد کے قائل نہیں
 حضرات مفسرین پس فرمایا سید احمد مدوح نے کہ اس بنی عالم تک
 پنجاب علم او نخبایا افکارہ اور اسے زیادہ او کے علم میں کجا نہیں
 زینبارہ پس بعض کی حضرت یعقوب مدوح نے کہ یہ مقام عجیب ہے اس
 سید الامارہ پس فرمایا حضرت سید احمد مدوح نے کہ اسے زیادہ کہ کہ

چہ پہلے کہ لکھا کسی صورت کے جو کہ ہرگز نہیں پاتا اور ہرگز نہ
 ہے اور سکو وہ مرقاں مقبول حضرت پر دروکار اور دروہیت اس لکھی کی
 تہیت سے صحیح الحوار است اور انشاء اور کافیاں ہے اور چہ تہذیب و شہادہت
 کی حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ کہ اس سیدنا را یہ حضرت صفات کے لکھا
 سے تحقیق ہے عنہ اول انحصارہ قوف و یا حضرت احمد مروج تقدس اللہ عنہ
 کہ اسے یعقوب پرہ تو ہے تنفارہ کہ اجماع تک نہیں بھلا تو کہ ہے ہوا بان
 از و تنفارہ کہ چونکہ تحقیق یہ محبوب بنا تک کسی بندہ کو رازق اور و مارہ
 تو ایب اور سکو حکوت عطا فرماتا پٹی تہم سلطنت میں بلا لکھا اور یہ خوب
 اولی لکھا کہ تہ اس محبوب کو خالق نور و مارہ اپنے علوم غریب سے اور اس
 محبوب پر نہیں تھے آشکارا پس عرض کی حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ نے
 بعد انحصارہ کہ یا سیدی و یا سیدی اس جواب یا جواب کو و اسان جملت
 کہ پانہ کہ کہ لکھا اور کسی کو اعتقاد کہ کو حین اشتباہ نہایت فریاد پس
 کہ سید احمد غامی تقدس اللہ عنہ کہ اسے یعقوب صدق شہادہت میں علم کی
 حضرت تقدس اللہ عنہ صحیح بخاری حین ہے لکھا کہ بطور و مات خدایتعالیٰ از و
 الطبع و کہ مہیارہ کہ ہمیشہ میانہ و لکھے فواض سے میر و قرب چاہتا ہے
 لیل و نهارہ یہاں تک کہ حین اور سکو اپنا محبوب بنا تا بیون نبیان و تنفارہ
 بولہ نہیں نہ کان اور لکھا کہ تہ سنتا ہوں ہم گفتا اور تو کہ نہیں نہ لکھا اور کسی
 تہ دیکھتا ہوں و نیکو کار اور تو کہ نہیں نہ باتہ اور لکھا کہ تہ کیا ہوں وہ میں نہا
 اور تو کہ نہیں نہ یوں اور لکھا کہ تہ پیش کرنا ہوں وہ نثارہ اور لکھا کہ تہ

بی خودت و در طاعت و نماز غایب
 از پناه و پناش نامرد و بیان
 آنچه گوید آن غلطی و زمان
 آنکه جان بخش اگر نباشد و است
 نیم جان بستاند و صد جان دهد
 صورتش بر خاک و جان بر آفتاب
 بل مکان و لامکان در ملک او
 ما بمان تو در پناه جلال
 پیران بگزین که به پیران سفید
 معنی محفوظت پیشانی پیر
 معنی محفوظت جیش پیر
 غفل او اندر زمین چون کوه قاف
 من بخیر زمین پس را و اسیر
 اسی در اقصای مفاصل چون غم
 ای تقاضای تو جواب به سوال
 ترجمانی هر چه مار و دریا است
 روزی هر یک میگردد پادشاه
 این زمین را با زمان از آن کنی
 را دوست با بهشت خوش بود

و می توانی و ایضا علم با خود
 و می توانی گویند و را سو فیان
 وزن بود آنگاه در هر دو فوق آن
 ثابت و درست و درست و درست
 آنچه در روحت نیاید آن در بد
 لامکان فوق و هم سالکان
 و چو در حکم بهشتی سپار جو
 بحر شان آموخت محراب جلال
 است پس پادشاه و خوف و غم
 را را گویندش نمایان منیر
 از چه محفوظت محفوظ از خطا
 روح او سیخ بس عالی طوالت
 چه جویم چه جویم پس پس
 اند برای خدمت است که
 مشکل از تو حل شود به قیاس
 دست گیر می هر که پادشاه و ملک
 بود که گردی تو ز خدمت و شانس
 جنبش حق بجا با او نشین
 و سپ با سپان حقین خوشتر بود

در تراغیبت جزوی و بیان

در ایش رو پیش کردت آفتاب

فکر کن وراثت احمد با الصواب

بر فرمان خلقت پروردگار
که محبوب اپنا بناتا ہوں جب
تو ہوتا ہوں میں گوشت و مکالم
بھی ہوتا ہوں نہیں چشم او کی خود
بین ہوتا ہوں دل و سکا اس نام
میں ہوتا ہوں لاریب او کی زبان
نہیں ہوتا ہوں دست او کی بے تہیاد
میں ہوتا ہوں پا او سکا اس نیکنام
اگر کسے لگے کروں میں عطا
جو جسے مانگے وہ اپنی تیسز
تو او کی درمیں کروں آشکار
وہت میرے ولیوں سے بیشکالی
وہ ہو میرا ہمسایہ یا صغیا
بنان میں ہمیشہ وہ باغ و ناز
تو میں شخص کا جو خدا کے نام
بھی دل و سکا ہو مظهر سرورگار

حدیث مقدس میں بت آشکار
ہے کہ جو کہ ہوا میں سب وار
کہ جسے وہ شناخت جلد کلام
کہ جسے وہ دیکھے برنار و نور
کہ جسے وہ جسے جو خیر و شر
کہ جسے وہ کہتا ہے عالم بیان
کہ جسے وہ چلتا ہے باصغر خرام
جو چاہے اے او سکو بے امتا
جی چاہے حمایت اگر وہ عزیز
پناہ خدا میں وہ لیل و نهار
وہ محبوب میرا خفی و مسل
جو شہدا و صدیق ہم انبیا
رہے دید میری سے وہ سرفراز
بہر سمعید بھی لسان کلام
وہ نہ منظر خالق نور و سار

تجلی آبی سے اس نور میں
 بنایا اوست پنا محبوب تمام
 ہوا جبکہ دل اوست آئینہ وار
 خدا جبکہ او پہ ہوا آشکار
 ہوا جبکہ محبوب وہ بلیان
 تو غیب خدا اوست بے آشکار
 وہ ہے غیب ایزدست نامہ تمام
 احوال و قرآن سے بے نیاز
 ہوا رحل کامل کا یہ مقام
 تو غیب خدا اوست بے آشکار
 تو کیا اب مکمل کا ہو کچھ بیان
 وراہ الہامین وہ عالی مقام
 وہ اور ایک خلقت سے جہاں اور
 تو کہہ مگر نہ وہ لون اقم الکتاب
 تو صادق ہوا قول یہ بالشرار
 قضا و قدر کے وہ صدر الصدور
 جو حکم قضا سے بامعنی
 قضا و قدر اوست بے فیضیاب
 شعور سے یہ قول غوث الانام

جلال الہی نے بے ریب و شین
 بدن اوست کامر آت حق الاکلا ف
 وہی ایک راہی و مری نگار
 جو سب غیب کا غیب نزدیک
 ہونے اوست چہ خزان عیان
 تو غیب خدا اوست بے آشکار
 نہ ریب کچھ اسمین نزد قیام
 جو ہے اسکا منکر وہ ہے اہل نام
 کہ مآت ایزد وہ مری و شام
 شین اہل عیان اوست پروردگار
 کہ سلطان کلا وہ بیشک عیان
 وہی کیلتا لا ریب غوث الانام
 نہیں مثل اوستے کوئی دور
 وہ مآت ایزد بلا ریب
 ہوا ہے جو مذکور در استقام
 وہ تیر قضا کو پھر اوین ضرور
 تو او کی قضا اوست بے غائب
 کہ ہے محو او سکویہ اقم الکتاب
 کہ ہے یہ و بے حق و قیام

یہ حق یقین نہ رہا ہاں حال
انہو کے اور جو ہے الیٰ قیل
کہ حق یقین اب پر علم یقین
بے فرق عن و مرین اسد و مرین

خیر کی کو رہا ب نصیب
عطا کر تو حق یقین سے نصیب

یہ سیدی حسن دھاری شاعرانہ قاتل و قاتلہ شاعرانہ قاتل و قاتلہ
مغربی الیٰ مرشد سید راہنما علی شاعرانہ قاتل و قاتلہ
ذکر الشیخ سید راہنما علی شاعرانہ قاتل و قاتلہ
عشر ہائے لاجوردیہ الیٰ شاعرانہ قاتل و قاتلہ
انصاف بالقطبیت یعنی کتاب الیٰ شاعرانہ قاتل و قاتلہ
سیدی عبد الوہاب شاعرانہ قاتل و قاتلہ
ورش امام شاعرانہ قاتل و قاتلہ
الایا و زمان پر نور ہے قدرات سرور و فاضلین
کے ستارے عالم کا جو ایسا کھڑے ہے اور زمین کو قطب کا اور ہم جہاں
سے سب نور ہر شے پر ہے نور ہے اور وہ ستارے عالم ہر قدر وسیع ہیں
ایسا کہ دنیا و آخرت ایک عالم ہے اولیٰ عالم سے بلا انکار اور شکل
اس کے دوسرے پندرہ عالم قطب کے ہیں مزاور اور لاریب معرفت
نہ گوید کہ قطب پر ہے آنکار کہ وہ اس منصب و حکمرانی سے موصوف
جہاں و نہار کہ کیونکہ منصب قطبیت مقام عالی ہے نہ ہم قابل زمیندار
عالم و قاتلین بعد سید یہاں سے مزار و الیٰ ابصارہ زبان قاتل سے

بیان حال غیر ممکن است اور شوارہ ۴ قال فی ہم لیس من ذرہ لہم الا حقین
 کا ترجمہ و التفہات الملیہ و المؤمن و الاشرافات الالہیہ و غیرہا من الکتاب
 الہدیہ فی القلوب الخ و اور فی کل حدیثہ شیء من قطاب و الاوتار
 و الابدال و الاقدار تحتہ و ہویا بعد العوام علیہا من الخفا و کت الذخیرۃ
 و الصیانت و السموات و الارضین و ما فیہا و ما فوق العرش من الخیرات
 و ما خفیہا من رالہ الرقاۃ تدرید الہام و القاف و من الخیرات
 مسدود سبعین الف عام و کل ذلک معصوم باللائقۃ الکرام
 و ہویا مع اصواتہا و یعرف لغاتہا فی لحظۃ واحدۃ
 و تسبق منہ العوالم کلہا غیر العالمین و ہو محمد کل واحد
 منہا ما یصلح لہ و یعطیہ ما یصلح من غیر ان یشتغل ہذا
 عن ہذا من علی اعداء و یغفر فی خیر و احد عنہ کہ ہم ہذا القوت
 مدد و و مداد و من غیر و ہوتا من الاولیۃ سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی
 قدس اللہ سرہ و سرہ الصدوق و مددہ من قطب الانبیاء و المرسلین و غوث الاولیاء
 و الاخرین خاتم النبوة رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ و آلہ الطاہرین و مددہ
 من حصۃ ارحم الراحمین انفسی ملخصاً ایضاً بنجھ المبین لاجل الشیخان
 عین الطور و اور کتاب باب فی تحقیق ت او سین مذکور ہے جیسا کہ امر
 و فتوحات مکیتہ لکھا ہے من کہ ہی اور اشرفات الالہیہ سے ہی قطاب
 و غیر کتاب معتبر ہے ہی و بال تفصیل وار ہے کہ وہ قطب ہو غوث ہے
 ہر مائتین ایک ہی ہوتا ہے علی لہ و ام ۴ اور باقی قطاب و اوتار و ابدال

و انوار و سبک تحت الیدین لاکلام ۱۰ اور وہ ارباب ریختہ سب تمام عوام کی خدمت میں
 کو ۱۰ چونکہ لفظ اور رسالت میں اور انجیلین و مساوات کو ۱۰ اور جو کچھ زمین و آسمان
 مابین میں ہر قسم کی موجودات کو جس جگہ کہ چاہے وہ زمین پر ہو یا آسمان پر ہو
 کو ۱۰ ملا اعلیٰ کرتا ہے بیان عالم بالا اور قصور انوار و اشجار و درخت و نباتات
 کو ۱۰ لوح و قلم کریم اور عیش و عشرت عظیم مدد دے انتہی و سائر مقامات کو اور فوق
 عیش و سرور و ہائے خلایق برتیاں کو کہ در میان ہر دو پیرہے کے مابین
 شہر ہزار سال ۱۰ اور یہ سب پیرہے معمور و پُر نور ہیں ملائکہ کرام سے
 بہ قلیل و مقال ۱۰ اور فوق اوان پررون کے عالم الرقائے ذوالجلال اور
 اوس کے آگے ہرگز ہرگز زمین کچھ جاتے مثال کہ وہ محض جاتے سکوت میں
 مقام سبہ حال ۱۰ یہ سب تحت نظر غوث زمان ہے کہ وہ وارث الہی ہیں
 ہے ۱۰ اور وہ ایک مظہرین ستا ہے سب عوالم کے اصوات کو ۱۰ اور کجاست ہے وہ
 تمام مخلوقات کے اصوات کو یعنی ہر ایک مخلوق جملہ عوالم کی نباتات وہ ہر سب
 ہر ایک طالب کی طلب و تلاش اور یہ ظاہر ہے ۱۰ ہر مخلوق ارضی و سماوی
 کی حرام سے وہ خبردار ہے تمام موجودات کی نوایش و کلام اور یہ آسمان
 ہے پس مدد پاتے ہیں اوست تمام عوالم علویہ و سفلیہ اور ہر کائنات ظاہریہ
 و باطنیہ مگر ایک جماعت ملائکہ عالون او خلائم ہے ۱۰ وہ اس مدد سے
 مشتمل لاکلام ہے پس ہرگز کتاب جملہ عوالم کی فرد غوث زمان ۱۰ اور غلط
 کرتا ہے سبکہ ہر قدر بہ لفظ و ہر آن کہ ہر قدر وہ محتاج ہیں جس چیز کے
 بیگمان ۱۰ اور اوست ہوا و نکی سلامیت ہمہ وجہان ۱۰ اور ایک شخص کو

عطا کرنا اور سب کے لطافت باز نہیں رکھنا اور سکون و آسائش سے غفلت
تقدیم و تاخیر پر توجہ نہ ہونی اور اولی الا بصار و بلند زریہ و بالاس عوالم
اور سب کے نزدیک ہر دو برابر ہیں بلا انکار و جبکہ وہ موصوف ہیں ابوصاف
حضرت پروردگار اور سب کے پروردگار و شہید و راست و گرفت و گرفتار و رفتار و عین
صفات الہی ہے جیسا کہ بالا ہواست نثار و وہ فانی فی اللہ باقی بآلہ الہی
ذات کا اور سکون کچھ نہیں اختیار و جدوجہدات و سکناات اور مستور و صفات
کے اور سازگار و ذات و صفات و افعال ازلیہ و ابدیہ سے ہوتے ہیں
نوکیونکہ انہیں تقدیم و تاخیر اور تغوی کی تصویر کا ہوا نگاہ وینہ و ممانی

حدیث الاشعار

من بجانان زنده ابد از جان نیم	من بجانان بگذشتہ و جانان نیم
چشم گوشتش دوست و یارم او گرفت	من بدر رفتم مسلم او گرفت
این بصر وین شمع چون آتاکوت	ملک ذرات تم مراست اورست
چون تخی افکند بر فراست من	من خود و چند دین مراست من
آیت چون صاف و بزرگ آمدت	با جمال و دوست ہر رنگ آمدت
تا توانی رنگ ہر رنگی گزین	تا شوی بزرگ آن نور ایقین
ہر کہ در بحر بعویت غرق شد	آب اورا بمقدم بم غرق شد
نوحش کم کن اندرین معنی عمیق	تا نگردی اندرین حد یا غریق
نغمہ از نایست نے از نے بدان	مستی از نایست نے از نے بدان
ناچوست از دین ساقی شایم	در گند شستہ از فنا باقی شایم

پیچ سہولت و وہ خوش زمانہ موروہ و مرحوم حضرت زمان اپنے آگاہ فرماتا ہے
 اور سدا یزد غفارا کہ حقیقت میں کون ذات ہے جس کا گویا کر یہ تمام احوال
 جس کو کہا ہے سب اہل اللہ بہت سیارتوں کو گویا کر یہ خیال فرماتا ہے
 کہ جسے اور میر عتاب رب الارباب جو شمارہ لہذا ایاک تعبد کے بعد ایاک
 ان تعیشین ہے فرمان پر ورور گارہ پس دیکھتا ہے وہ خوش زمان پٹی امداد
 کو خازن ولایت سے بیگانہ کرانے اور پیر نازل سوتی ہے تو اتر ہر آن و ان
 نو خازن ولایت اب حضرت محبوب سبحانی قلوب ربانی مسعودینا عبد القادر
 انجیلانی قدس سرہ النورانی ہیں بالاتفاق اس کا اہل ایمان سے
 ہرگز ہرگز کوئی منکر نہیں مگر اہل نفاق اور یہ سلسلہ ختم المبعین کے جملہ
 سادس میں مفصلہ مسطوریت کتب معتبرہ حضرت محققین سے وہ ان
 مذکور ہے کہ تاخیر حضرت محمد جمعی امام آخر الزمان و فرشتہ ولایت
 حضرت محبوب سبحانی ہیں بالایقان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بقایۃ الرضوان
 اور حضرت محبوب سبحانی پیر نازل سوتی ہے مرد علی و ام قلوب الانبیاء
 و المرسلین غوث الاولین و آخرین خاتم نبوت و رحمتہ عالمین علیہ السلام
 و سلم علیہ و آلہ اطہرین سے لاکلامہ اور جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و
 السلام پر مدد پر ورور گارہ و نازل آسمان سے و ام نازل ہوتی ہے علیہا
 ہر مخلوق پر وہی مدد و امداد جاری ہے اوسے سے دریافت استہاد
 ساری ہے و انہا استعان و علیہ انکشان اس عزیز وافر تیر جگر غوث
 وقت کی مدد پر ہر حال کا انتظام ہے و تو لایب لوح معنوی و اس غوث

زمانہ کا مقام ہے۔ اور مائیں والی ایک جگہ فوتو تو نما خوش علی اللہ و اہل بیت
تو اب دوسرے بیک نورانی سلطان ربانی سیدنا عبد القادر عیسیٰ فی قدس
سہ الشریانی کے لوح معنوی میں کیا جاتے انکار ہے کیونکہ وہ ذات
قلب و لغزہ اور جو غوثان و اقطاب انکار ہے۔ مظهر ربوبیت قدس
عمر حضرت رحمت خداوندی الابرار ہے۔ پس معراج ایمان اور باب
عقبات کو اس نے کو رکھ لایہ تصدیق و اقرار ہے۔ اور باب طہیات اور نیما
انزلان کو اس نے طوطی کی شک کذب و توفیق اور اوست و ارب ہے۔ کیونکہ
حقیقت میں وہ منافق مکر نبوت حبیب پروردگار رب توکب و تصدیق
نزال سنہ اور محل رضیہ حضرت غوثیہ پرستوار ہے۔ غمہ الدنیا و الآخرة
ذاتک ہو آخر ان نبیوں کی شان میں مزاوار ہے۔ اسے صحت صادق
منصف صادق حق بجا تعالیٰ شانے اپنے حبیب گوناگون کے طیب
محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے اوصاف حمیدہ اور اسمائے برگزیدہ
سے چند اوصاف اسنی اور اسمائے اسمی ایسے عطا فرمائے ہیں بعد اتمام
لہ جامع جمیع مقامات محمدیہ اور معاویہ جمہ فتوحات احمدیہ میں نزدیکی
اعلام و از انجمل پانچ صفات جلیلہ باسمائے جمیلہ اس آیت پر ہدایت میں
بطور سلیم کہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن و هو علیٰ کل شیء شہید
اور سات صفات ظہریہ اور اسمائے فخریہ اس کلام قدیم واجب التکرار
میں تعظیما و توقیرا۔ یا ایہا الناس ان اوسع الناس شہدا و محبتا و کرم
قد اقبل الی اللہ بقلوبہم و انوار علیہم و قد استحب حبیب خالق نار

و نیز قد است قدرت ایسا که در هر چه خواهد بود و قوتی که از آن محال
نیست و فیضی که در هر چه خواهد بود و قوتی که از آن محال

چنانچه شتر در آن حالت
که روی من گشت و من بعد روی

و چون در این کتاب که نامش شفا است بر سر این قسمت اوست خلقت شریفی بر این است
و حقیقت آنکه این کتاب از طرف حق تعالی است و این کتاب را میخواندند و این کتاب را میخواندند
و این کتاب را میخواندند و این کتاب را میخواندند

وہ فوق عرش خلوت الایمان ہے
وہ فوق الارض و فیض و فیض و فیض

ملک چین جوین وہ اہل تحصیل
وہ ہندوستان میں اہل تحصیل

اوس غلامت کے آئندہ رہنا
نہ اوس دربار میں اونکو گے بار

که مرا حدیثیست بین دو شانی

وہی قابل وہی سامع ہے

وہی بچا وہاں جسکی خدائی

بازارچه ای است بجا رسائی

تو کیا اسکے سوا قول بیانی
 تو اوس غلویت سے ہے مخصوص
 واسب میں جو رتبہ اسکا امجد
 علی الاطلاق اوس میں جو شرف
 وحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 شفاعت کے جو ہیں انواع و مقام
 نزادہ تالیف جو اسم حسین
 جو مکررہ جاوین پیش آدم
 پادہ و سوز ہم با چشم گریان
 کہ بت امر و زجوش قہر ایزد
 شو امر و زگر یا بر عدد کار
 توئی ہے بوالیش مسجود الارض
 تخت قیام میں وحی مبرور مان
 لہر و دوست قدر سے تو پیدا
 توئی ہے مظہر صفت جلالی
 توئی ہے حامل نور خدائی
 کہ وایسی شفاعت نزد عفا
 صفی اللہ کریں پھر عذاب سزا
 خطائے خویش میرے پیش ساری

وحی سبحان ربی لا مکان
 کہ وہ شکر گشت و اعجاز تو
 وہ ہے کل شفاعت نزد ایزد
 تو اور کا جو مقابل ہے وہ شمس
 طفیل اوسے رنگ بنافحین میں
 تو سب میں وہ اصل اہل انعام
 بھی اس امت سے جو انما جوین
 وراہ و زیکہ باشد فرج عظم
 کریں معروض یہ ہا سید ہریان
 بھی تو ان غیب سے بسکہ یعد
 تو ہم عودین غیب سے بس تبار
 توئی قلب جوالم ہے بلا عیب
 وہ تیری شانین نازل بقرآن
 جوئے جہد ملائک تجریشید
 توئی ہے منظر وصف جمالی
 نہ خالق اور او میں کچھ جدائی
 کہ جو مسدوداوت قہر ببار
 کہ میں لائق ندامت کے آج نہ تبار
 زبانیہ و رد نفسی بسکہ تباری

تنہا زمان چو میدار قہ بسیار
 بنی اندوین وہ ان طوفان
 کرین گروه شفاعت نزد غفار
 وہ پیش فرج جاوین جبکہ گریان
 کہ توران غضب امروز بسیار
 بنی اند کرین پھر غدر بسیار
 کہ طوفان غضب است بین ہر اسان
 کہان وہ گشتے امن و امان ہے
 وے جاویدر بار خلیلی
 کہین وہ قطب توحید خداوند
 وہ جاوین پھر خلیل اللہ کے پیش
 کرین پھر عرض وہ با چشم گریان
 نہیں ہرگز گولی مولیٰ در کار
 نہیں تیرے سوا اسجار سالی
 خلیل اللہ کرین پھر غدر بسیار
 میں اپنے حال میں امروزہ شہار
 زبانہ و در نفسی ہر زمان ہے
 عظیم اللہ جوین وہ ابن عمران
 خلافت تو سطا وہ مظلوم

تو کیوں کرین شفاعت کے خواہاں
 تو جاو پیش اونکے تم پریشان
 تم ہو سداوتے قہم قہسار
 کرین پھر عرض وہ با سینہ بریان
 مکر و تم اب شفاعت نزد غفار
 کہ میں لائق نہ اونکے آج نہ غار
 زبانہ و در نفسی بسکہ ہر آن
 کہ جتے در سلامت جسم و جان ہے
 وہ ہوں شافع بدرگاہ جلیلی
 تو شاید اونکے ہووے قہم و رند
 غضب وہ ہر اسان بار ایش
 کہ میں امروز ہم با سینہ بریان
 شفاعت اب کرو نزدیک غفار
 کرو قہم خداست اب رہائی
 کہ میں لائق نہ اونکے آج نہ غار
 فرج اللہ سے ہونین دست بردار
 طلب ایزدست ہر دم میں اللہ
 تو جاو پاس اونکے تم ہر اسان
 تجلی خدا او پر مسلم

و بی چون صاحب تو است این
 کرین گروه شفاعت نزد بود
 تو جادوین چله پیش ازین مردان
 کرین پیر عرض ده با کسی
 کلام اندی است آیه ستاره
 بی اهل ناز و تم نزد مردان
 کر و کر تم شفاعت نزد غفار
 کلیم الله کرین پیر عذر بسیار
 جو روح الله بیست ابن مریم
 اگر اوان پاس جا و تم پریشان
 تو شایه اوست و دست قهر سرد
 تو جادوین پیش روح ان گریان
 که است امر و جو ش قهر جباری
 که بود بگو بانی او من غضب است
 عذاب شفاعت نزد غفار
 نور روح الله کرین پیر عذر بسیار
 بتا و ن تکه من یکتا و سیل
 و پیشین و پسین است به نیت
 ربوبیت بانی اوست و مرد

و بی که شایه اوست
 تو شایه قهر سرد و دست قهر سرد
 آه و سوز از بسکه پریشان
 که تو ان غضب و جباری
 بیان هسته من را نزد
 عطا است به به مستان آن
 تو بود و اوست قهر جبار
 که من لائق ناز و سک آج زنهار
 جو انیم نعم و دور آدم
 کرین گروه شفاعت نزد رحمان
 بانی است بنشین بگو معبود
 کرین پیر عرض ده با سین بران
 شفاعت اب کر و نزد یک باری
 کرین هم گنگو پیر است
 تو و ان ظاهر جو او سک من نوا
 که من لائق ناز و سک آج زنهار
 انبیلست علیل و ه جمیل
 و بی نور قدم نور علی نور
 و بی نور علی نور

نہ وہ محبوب ہوتا مگر ہویدا
 نہ ہوتا عشق عاشق اور معشوق
 نہ ہوتا اگر ظہور ذات لولاک
 تو ہوا تو تم ہمہ پیش محسوس
 وہ نزدیک خدا لا بہ شفع
 مقام او کا یقینا حیات محمود
 وہی لازیب مفتاح خزائن
 وہی ملک خدا میں نازنین
 ہمہ طاقت رضا جوئے خدا ہے
 ہمہ کس طالب دیدار ایزد
 جو امر و قیامت شافعیں ہیں
 تو اول سب سے اولین ہیں
 تو یہ عظمیٰ شفاعت نثر و غفار
 تو جاویدین پیش احمد جملہ گریان
 کہ ہیں امر و زجر و بخور بچہ
 نہیں تیرے سوا کوئی مددگار
 رسولوں میں رسول چوتھے ہیں
 نبی اللہ جو شیخ الانبیاء ہیں
 کلیم اللہ جو ہیں وہاں ثوران

تو کب ہوتا اندلے خلق پیدا
 نہ ہوتا خلق خالق اور مخلوق
 تو کب ہوتا ظہور نور افلاک
 کہ وہ محمود ذات پاک ایزد
 کہتے اور کمال جمال شمع
 وہی مخصوص بادیدار محمود
 خدا او پر خدا کے جود فائن
 وہی یس طہرہ صبرین ہے
 خدا خواہ رضا کے مصطفیٰ ہے
 خدا ہے طالب دیدار احمد
 وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہیں
 بھی آخر سب کے سیر آخرین ہیں
 نہواونکے سوا دیگر سے نہ ہمار
 کریم پھر عرض وہ ہاسینہ بریان
 قادر و نا اغثنایا محمد
 کہ ہو اس یکسی میں رہتے خواہ
 صفی اللہ جو مقبول خدا ہیں
 خلیل اللہ جو پدر الصفا ہیں
 وہی ہیں صاحب تورات یزدا

وہ روح اللہ جو بیٹے ابن مریم
 تو ہم کیا نے کیا ہے عذر بسیار
 کہ جو لائق نہ اوست کے آج نہ جبار
 لایا ہر ایک نے دیگر پر حوالہ
 ہمارے ہم بیکسوت دست بردار
 تو اب ہم دردمند و نکی روا کر
 توئی ہے رحمت جملہ عوالم
 زبورش قبر ایند چشم گریان
 تن زنجور مثل بید لڑزان
 ترجمہ یا حبیب اللہ ترجمہ
 تو ہر مشکل میں اس مشکل کشا ہے
 تو فرما میں حبیب اللہ فی الخور
 نہ غم نہ کھاد نہ جو تم چشم گریان
 نہ غم نہ غمین خاطر کچھ ہر اسان
 رہو تم سلطان خاطر ازان کار
 کہ میں نہیں اور شفاعت کے سزاوار
 نہووت وہ شفاعت آج نہ جبار
 چناو اب میں کہ وں کار شفاعت
 کہ تو ازان غضب ہواوت مسدود

جو میں تھیل میں وہ مثل آدم
 شفاعت کیا ہے سب سے اعلیٰ
 کہ وہ درمن نفسی میں میں شکر
 کہ اوست ہناک سی کاتب مقال
 ز آدم تا بیٹے جملہ غیبار
 وہ اسے لطف سے نکھو خطا کر
 توئی باران کی جلد اوادرم
 خروش نارسے سے سینہ بریان
 دل مجبور و شست ہر اسان
 توئی ہے دستگیر جملہ عالم
 کہ امداد تو امداد خدا ہے
 ترجمہ اور ولادت سے اعلیٰ
 نہو سوز جگر سے سینہ بریان
 بفضل حق یہ شکل ہو و اسان
 کہ ہو مسدود و جوش قبر جبار
 کہ شد مخصوص بہرین ہمان کار
 سو ایسا کسی سے نر و غبار
 ہر اسے غامیان و اعلیٰ فاعت
 کہ ہے جملہ ظالم حسد مجبور

انہیں پر صدفِ نوقت کی افروز
 کہ آفرین و منکافین جو کہ گود
 کہ وہ مخصوص ہیں مصطفیٰ
 نہ آرم تا بچے جملہ و مسلسل
 فیصلہ اللہ کلیماتِ عالمیں
 دے اوکا نہ ہو گز وہ مکان پر
 وہ دیکھیں روئے ہاقیہ شان
 ولی جو ہیں طفیلیہ محسوس
 جو ہیں استہین خاصانِ خدا ہیں
 جو اہل بیت ذاتِ مصطفیٰ ہیں
 وراہین یہ وراے اولیاء ہیں
 مراتب میں وہ گرچہ ہیں زبر قلن
 جو ہیں نزد خدا او کے مقامات
 کہ باطن احدیت کا ہیں وہ ممتاز
 ملاحت میں وہ ہیں حسنِ جمالی
 جو مشوق میں او کی بس ادب
 نہیں بلکہ جو ذاتِ مصطفیٰ ہے
 تو کیونکر وہ نہ مشوقِ خدا ہے
 غنائِ نبیؐ میں جو وہ شامل

کریں اوس قہر کو مسدود و منظور
 بفرمانِ خدا کے ذاتِ معبود
 نہ وہ نہ جبار جائے انبیاء ہے
 نہ وہ نہ گز کوئی اور جاہل و غفل
 جلیل القدر گرچہ اہل تہمیل
 کہ اوسین لامکانی کا نشان ہے
 کہ ہوتا ہے اوسین متبرحان
 تو یہ اولتِ مراتب میں ہیں امجد
 ولایت میں وہ برتر مقدر ہیں
 جو محبوبِ خدا غوثِ الوراہین
 یہ لا بد جائے فخرِ انبیاء ہیں
 وراے خود شیعہ سے برتر وہ ہر آن
 وراے عقل ہیں وہ جملہ حیوانات
 جو مبرا احمدی ہے راز و راز
 فدا چہر ہوا حسنِ جلالی
 تو اہل عشق حق او پر فدا ہے
 تو بے وہ او ابھی دلربا ہے
 خدا او سپر فدا ہے امتا ہے
 کہ ہیں اسرار احمد کے وہ حامل

نہیں بلکہ وہ جزو و حصہ خدا ہیں
 جو حکم کل وہ جزو پر سداست
 علیٰ ان یخلف ربک مقاماً
 تو چون استاده او میں جبکہ اتھ
 تو دیکھیں وہ لقاے ذات غفار
 وہ دیدار خداست ہو دین معبود
 گرین پھر سجدہ بہر ذات معبود
 وہ مفت رہو دنیا سا جہ دین ہونا
 شتا و حمد ایزد کا محض
 کہ ویسا اولین و آخرین سے
 ہمیں ظاہر ہوا وہ بہر غفار
 تو فرمائے خدا کے خالق جان
 اٹھاسہ کو نکر تو اضطرابی
 بھڑان جملہ میرے جو کہ درغیب
 توئی ملک خدا میں کیا محبوب
 ہوئے جملہ عوالم جو کہ پیدا
 توئی محبوب خالق او اوم
 اگر مانگیں تو مجھے وہ عوالم
 تو وہ چون خاک پالایہ عطا ہے

تو چہ کل سے نہ کر وہ جزو دین
 یہی ہیں خدایا میں غنی ہے
 جو ہے محمود ہائے پر کر اما
 بھی بجز وہاں کے یہ وہاں کی
 لقاے ایزدی سے جو دین شد
 طفیل احمد مختار مسود
 کہ اس سجدے کے لائق ہو وہ جزو
 شتا ایزد سے حامدین ہوں
 کرین الہام سے اسطورہ
 جو دین اہل ممالک زمین سے
 جو خاک مثل او کے کاس زہار
 کہ اسے محبوب میرے جان ایمان
 فدا تجھ پر یہ جملہ ملک باری
 تصدق دین وہ جملہ تجھ لاریب
 نہیں تیرے سوا کچھ میرا مطلوب
 وہ دین لاریب جملہ تجھ شیدا
 زخاک نعل تو جسد عوالم
 کہ سخن دین جو جان و او اوم
 کہ وہ زخاک نعل مصطفیٰ ہے

تو کیا افسوس مجھ کو اوس عطا سے
 شب معراج میں تجھ کو بلایا
 تو پھر تو لامکان میں جبکہ آیا
 تو اوس نعلین کو سر پر اٹھایا
 کیا جب قطع تو نے راہ کو نین
 تو کب گردوغبار نعل پاست
 سوا اسکے خزان جو کہ در غیب
 بسی وہ دیدار جو ہے غیب و غیب
 تو وہ نزدیک تیرے یک خطا ہے
 نہیں بلکہ جو ہے دیدار تیرا
 لقاے ایندیکے جملہ مشتاق
 تو پھر اب مانگ جو تیری رضا ہے
 شفاعت کر تو لی یکتا مشفق
 دھان غنچے سے گل خندان ہو گیا
 میں ہوں مشتاق تیری گفتگو پر
 جو اس نون و قلم سے جملہ اظہار
 تو ہو تیری زبان سے جو ہویدا
 کہ و نہیں وہ کہ جو تیری رضا ہے
 رضاے ایندیکے جملہ طلب

کہ ہے وہ کہ و نعل مصطفیٰ سے
 خدا نے جبکہ اسی اصل عطا
 تو زیر نعل تھی جملہ برا
 یہ عالم ہے تاج او سکو بنا
 تو یہ اوس راہ کی ہے گردوغبار
 کروں افسوس میں اب مصطفیٰ
 وہ دید چشم دیگر سے ہیں بے
 کہ جسکی دید سے ہو ریب لاری
 بھی یہ مخصوص بہ مصطفیٰ
 وہی مطلوب بل محبوب
 لقا تیرے کا ہے مشتاق غنا
 جو چاہن تو وہی میری عطا
 توئی مقبول تیرا قول ہے
 لب شیرین سے کرا اظہار گفت
 کہ صد رحمت یہ تیری جست
 وہی مایسترون ہے مجھ کو
 دل عشاق جملہ اوسپ
 رضا تیری رضاے کیر یا
 رضاے احمدی مطلوب

تو اس غمزدہ دل کے نامک اسی جان
 کرین پھر عرض با صبر و تحمل
 کہ اسی زمانے سے اسرار نہانی
 جو ہووے راز ہر ایک دل میں پنا
 جو حال خستہ دل تجھ پر عیان ہی
 کر دین کیا میں بیان درو حالی
 و سالتو نے کیا جو امر اظہار
 کہ ثوران غضب امر و زجاری
 کوئی باد و رآہ و سوز گریان
 کوئی چوں بیدار زبان ہر زمان ہے
 وہ خاصان خدا جو انبیاء ہیں
 وہ جوش قہر سے از بس پریشان
 تو کب راست میں ہوں جو اہل عصیان
 عرض ہر ایک ہے باد و سوزان
 کہ یہ فرمان قرآن حسین ہے
 تو رحمت کے نہ ہرگز یہ سزاوار
 وہ ہوں سوز جگر سے جبکہ رنجور
 وہ ثوران غضب سے جبکہ گریان
 دل خستہ زبان بستہ خلایق

ہوا تیری مجھے درکار مر آن
 محمد مصطفیٰ مشوق باد ہی
 جہاں تجھ پر عیان جملہ توفانی
 توفیق اوست وہ تجھ پر عیان
 میان تجھ پر جو کچھ راز نہان ہے
 کہ ہے عیالک حسینی حق موعالی
 تو یہ معروض پیش ذات غفار
 تو بہ خلقت کو اوست بقیاری
 کوئی سوز جگر سے سینہ بریان
 کسی کاور و نفسی ہر زبان ہے
 رسل اوست جو برتر اقیانین
 یہ سوز جان و دل از بس پرسان
 نہ بل وہ چشم گریان سینہ بریان
 تو کیوں یہ دل نہواوست پریشان
 محمد رحمت اللہ علیہ ہے
 کہ دیکھوں انگوٹھین نگین دال بھر
 تو میرا دل خبر نہاں مسرور
 تو کیوں اوست نہونین سینہ بریان
 شکستہ سبک امید حقائق

خداوند که در کتب خود کلام
 بیان جن جو کریم است و
 تو چون ده او را کلامی که
 تو کریم قهر که مسدود و
 کریم چه گفتگو با هم مسلمان
 کلمه باب شفاعت نزد غفار
 غضب کو تب کریم مسدود و
 کریم جمله مسلمانان شادمانی
 که وہ قهر خداست ذات موجود
 بود خاتم سے وہ لاریب مختوم
 وہی بن خاتم جمله مقامات
 وہ اول آخر و ظاہر وہ باطن
 تو جمله اہل محشر جن و انسان
 وہ محمد احمدی سے حامدین ہیں
 ثنا او کی سے وہ رطل اللسان ہیں
 وہ یار احمدی سے ہو وین تباران
 خدا مزارع ذرات مصطفیٰ ہے
 تو آل احمدی بھی غوث مسعود
 تو چہ باب شفاعت انورین

بہر خلقت پہ نور اللمع
 وہ جو باد عایت سے خلقت
 وہ کریم وین وہ مسلمان
 کہ ہو مسدود و خلقت کجہ مسود
 کریم احمد جو اہل و قاریت
 کریم اللہ شفاعت جملہ خیار
 تو ہو مسدود خلقت او سے جہد
 کہ در کھین خیر احمد بخا وانی
 ہو بہر محمد جملہ مسدود
 ختم او پہ جہد سدا رقیوم
 وہی بین فاحش کنز خفیات
 وہی محمود فی کل المواطن
 ملائکہ اور دیگر جو کہ حیوان
 وہ مدح مصطفیٰ ماورین ہوں
 خطا او کی سے وہ علیہ البیان
 وہ ہوں ہم پیشہ خلاق زندان
 تو وہ محمود ابدی بر ملا ہے
 تو جہا جملہ اسما جو وین محمود
 کلمہ بہر شفاعت اہل عصیان

[illegible]

غلیظ محبت و نفاس نچینا احمدیہ سے بالکل دور ہے اور جو اجنباب رسول
 مختار مقام میں روز شمار داخل ہوگی اوکلی آل اطہارہ اور حقیقت میں
 وہی ہے وارشاد کبارہ اور وہ دخول آل ذوی الانتمارہ اثر و مستقیم ہے
 عن اولی انہ ببارہ اور یہ بالخصوص نہیں ہے اسی بوشیارہ جیسا کہ ملام
 خاصہ نبوت سے ہے بالیقین اور تبعاً و حسین داخل ہے آل حمیدین اور
 صحابہ کرام و سائر مومنین + چنانچہ امام حسین و حسین + اور سیدنا غوث الاعظم
 اور دیگر ائمہ عظام + جو ایسید الامام + علیہم الطیب الصلوۃ والسلام + مقام
 محمودین داخل ہوئے لاکلام + کیونکہ جزئیات کل کے ہوتے ہیں علی الحد و امہ
 اور مقام محو از بکرم حج حج مقامات ہے + اور منظر ہر اسمائے الہیہ و صفات
 ہے + اور صفت مقام جو محو ہے + تو لاریب وہ خدائے محبوب ہے + پس
 اوس مقام میں اشارہ ہے بغیر یہ + طرف قیام رسول مقبول بالاحدیہ + جو ظہر
 مظاہر واحدیہ میں + بیشک صاحب وحدت ذاتیہ میں + نہ قائم بنفس نفس
 زکیہ میں + اور یقیناً وہ مقام حدیث میں معتبر ہے ساتھ شفاعت کے +
 واسطی اہل ذنوب و ارباب طاعت کے + اور حبیب خدا کے یہ بطور فرشتہ
 ایزد و مہمان ہے ان الکریمین ذالذین یتقون حدیثہ و یحیی ذلہم سینہ
 شفاعت کر چکا زینبارہ کوئی شخص نزدیک و دور دکارہ مگر وہ ذات جو قائم
 بالاحدیہ ہے + صفہ مظاہر واحدیہ ہے + صاحب وحدت ذاتیہ ہے +
 کیونکہ وہ اصل وجود موجودات ہے + قلب و انوار و ہمت ہے + رحمت
 جمیع مخلوقات ہے + پس وہی ذات ستورہ صفات مازون رب العالمین

ہے + انجیل + تمام مذاہب میں جو الٰہی نص میں مساوات ہے + جو وہ ہے
 مخلص و شافع بالبیانات ہے + وسیلہ و مصلیٰ برکات ہے +
 مفتاح خزان خالق ملکوتات ہے + کیونکہ وہ ہر ضرورت پر ہر ذلت
 ہے + ایجاد و بقا میں وہی واسطہ حصول عطا و نجات ہے + ہر اوستی
 کے غیر ممکن و حصول فیوضات ہے + کہ وہی مرکز ربوبیت قاضی الحاجات
 ہے + اوستی رضا مطلوب رفیع الدرجات ہے + اور اوستی کا اہم محبوب
 کافی المہمات ہے + پس وہی تصور و افیعالیات ہے + وہی نمود
 حلال مشکلات ہے + وہی منظر و درویشی عطا ہے + وہی منظر
 سعور و فرشیات و غشیات ہے + وہی شاہد و مشہود جمیع مقامات
 و درجات ہے + وہی روح ارواح جملہ کائنات ہے + اوستی کے مراد
 سے سب میں حرکات و سکنات ہے + اوستی حتیٰ کے فیض سے ہر خلقت
 کی حیات ہے + ہر ایک اوستی کا متبع وہی مستغنی ذات ہے + یہ دل و یونہ
 اوستی شمع کا پردہ انہی غیری صفات ہے + اور عظمت اوستی مقام کی اوستی
 ہو رہا ہے + تنکیر مقام سے پیدا ہے + کیونکہ وہ مظہر و بار خدائے علیہ السلام
 ہے + مرجع محمد اولین و آخرین ہے + چشمہ ظہور شرف حضرات مقربین
 ہے + اوستی جہان سے فتح باب شفاعت شافعیں ہے + اور جہان حصول
 مراد و عبادہ نہیں ہے + وسیلہ جملہ خدات و اعلیٰ ہے + موجب نجات
 بندگان نزد رحم الراحمین ہے + پس کیونکہ اوستی مقام کی شرافت و
 انعام سے محروم و مآل الٰہیین + چہ کیونکہ بیکار و بیوڑ سے کل اپنی جزا مل

کمال پروردگار پر صاحب رسول کریم کی قیامت ہوگی وہ علیہ السلام
 الموعودہ میں اپنے شخص کے مرقیہ کے کرب و الہام سے کبار و کبار و کبار
 قائم رہیں وہ یہ فطرت ہلاکہ و ایمان و ایمان میں انھیں ہونے پر
 آجائے عظامہ و قوہ اولاد و سفار و کبار و بتحققات شخص پر و کبار و ہر
 اصحاب و آجائے اختیار و داخل ہونے و ان و درجات علیہ من بعد و قاتل
 جو اوٹے آجائے اصحاب کے لیے مخصوص ہیں نزدیک و کبار و وصول و کبار
 عالیہ عن اولی الالبصار کمال ہوگی و دہانیت اولاد و سفار و کبار و
 صفائی و وائی ہونے کے ان کے انکار و اور حال ہوگی او کو قوت حصول اختیار
 اور اوٹے و ان کے انوار اور اوٹے معرفت کے ہر اہل نورانیت و تقویت
 میں ہونے کے تمام بسیار و نزدیک حصول مشاہدہ خالق نور و نور و نور
 و حصول انوار جلال و جمال و نور و وقت و سال حضرت فرما جلال و نور
 و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور
 کرام کے درجات علیہ من و اور واصل ہونے کے اپنے مشاہد ان عظامہ کے
 مراتب سیدہ میں جب تک کہ صدق الیقان سے مستفید ہوں اور
 اقوال پر و اور حق الیقان سے مستفید ہوں اور ان کے احوال پر و کیونکہ
 ہر امر پر تحقیق مستفید ہوں میں اصحاب طریقت و اور مجمع ہونے
 میں ارباب حقیقت کہ جو شخص صدق دل سے مانے اور کلام کو
 بلا ارباب و اگرچہ ہو وہ شخص من و رائے شرع و کلام و نور و نور
 اہل ہے لکلام و جیسا کہ فرمایا جناب اللہ علیہ السلام و نور و نور و نور

کہ بیشک سلطان قاری ہمارے اہل سے ہے انا الشیخ محمد اور بھی فرمایا اہل
 رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ کلام اتم و حق است تو مانتے ہو یا نہیں
 یعنی جو شخص دوست رکھتے کسی قوم کو مال و جان و اولاد پر وہ شخص
 اسی قوم سے ہے نزد اہل و خانہ اور بیشک فرمایا ہے حق تعالیٰ نے قرآن مجید
 و قرآن مجید میں بطور بیان حقیقہ کہ من یغفر الذنوب ذلک ینفع المؤمنین
 نعم اللہ علیہم من الذین الذین یغفرون الذنوب الذین یغفرون الذنوب
 یعنی جو شخص اس کے طریقہ میں خدا و صلی علیہ وسلم جان و مال سے
 حبیب خدا پر فدا ہیں وہ تو وہ ہو گئے ہوا چار گروہ کے بلا انکار کہ جیسے انہی
 کیا ہے حضرت پروردگار اور وہ حضرات انبیاء و صدیقین میں اور
 حضرات شہداء و صالحین میں پس کیا خوب ہیں وہ اصحاب تصدیق
 اور کیا خوب ہیں ان کے وہ حضرات رفیق و یار و درجائے سینہ میں روت
 الہیہ سے مشرف ہو گئے علی تحقیق پس اب کہیو نگر داخل نبوی آل طہارہ مقام
 محمدین ہر آدمی مستحق نگر اور کیونکر داخل نبوی فرزند ان مومنین ہر آدمی
 و درجات عالیہ آباء و اجداد میں باوقار اور کیونکر داخل نبوی ہر آدمی ان
 شہداء و صدق شہداء و علو درجات نہ شہداء میں روز شمار و حالانکہ
 حق مل جلانہ و علی الدین تم نوازہ معطی علی درجات ہے اور
 وہ فیض فیہ و برکات ہے اور وہ ہر آدمی کو میں سنانا
 و شہداء و رفیق و یار و درجائے سینہ میں روت و کیونکر داخل نبوی
 اور کیونکر داخل نبوی ہر آدمی ان شہداء و علو درجات نہ شہداء میں روز شمار و حالانکہ

آیت اقصا بهم یاد گیر تا میر جی محبوب و چنانچه در سن بیان و فتح
 و غیر مہارین و لیا بی حد گویست .
 ای شاہ رسل دے سید محل گشت تجھ کے سوا جان
 اوست اصل اصل محمود محل اس بندہ کو نہ پہنچا جان
 از روئے ادب بستہ ہے یہ لفظ بر شاہ و سر غم کا جب
 ای باد طرب از ملک غیب کہہ مکتو خبر تو بتاب
 بہ شاہ و گد اور ہر دو ہر اثر کے فیض عطیات ہمہ ہوا
 ای نور خدا طایبات تمام ہے خواب میں ملو و کجا جان
 ای شمس صغی در روز جہا اہل شاہ تجھ ہوا فد
 ای شاہ بقا دے میرے خدا اس قیامت پہنچا جان
 ای کہہ قدم تجھ پر ختم از کی قسم با خدا تب قدم
 ای محی غم من مژدہ دل اس مردہ دل کو بجا جان
 از وقت غم من است دلم تو ابر کرم ساسیے اتم
 معطیے لغم من شدہ ہم تجھے شربت و عسل پلا جان
 ای صاحب جاہ و ست پشت و پناہ ہر خلق از پرتی
 سن اہل گناہ بانال و آہ مجھے نال و آہ سے بچا جان
 ای خون و زار و روز جزا از قبر فدا تو شافع
 گردست ہو مقبور مرا اس قبر جو اکو سجا جان
 از پاک بزم باے نہ تو جہ کار اتم کردی تو جہا

من نست و لم یخبر و لکن می بگریست باستان

از سر شکار و کس تو و او را که بقای بس تیر الفتا

از چو شکار زخمی بود با کچھ مریم و پیر لگا بستان

از غرق جهان بیک نه مکان بود از زبان شد بر تو عیا

من زین نادان مشتاق بجان کچھ بگو و می شرم سنا جان

ای نور بید و سر تنگ تو از سوختن بوزان ستر

از لطیف نظر کر مجھ گذرا و من نار بگر کو بھیا جان

ای مسکین جان از جاکے مان جانے نہ کان سیر توان

من خست جهان از سیر چنان بھیا سحر فرما بستان

تو لوح خدا دل نا و نا از موج خطا اگر راب جان

کو دے ہے ششباب ہے یہ دھایس نا تو کو پار لگا جان

تو شمع قدم پر و اندھ پر و انکھ و یو انیشیم

ای افون و قلندر کھنچے اکھ پر و ان خدا سے دلا جان

آن آں بیا و ان خوش و را و جانے لقا و عطا

بیا تو ای شہباز وید خدا و اس خوش و را پند جان

ای سدر و لا مقطوع قصا مسوع و عا از پیر ترا

خدا دست مرا من بدست بلدا و اس تیر بلکا کو پشا جان

ای اظہر ملا و سے بد خدا جانے لقا خلاقی ادا

چنان اصل بھیا این قلب سیا تر سے نور سے لیا جان

ای می فرستد و او را بر بقا بر خواند لقائ اولی سلام

سین بنده گدا می یغان رضا او من خواند لقائ یکم یا جان

ای می زبان و را قرائن لقائ تو شان خدا شان تو ایت

کس سے جو ادا کچھ تیری شان معج تو خدا کے و را جان

صلوات صفا مقبول خدا بر تو است شبا با ایل یا

بیر مستجاب سدا و ایل سنی صلوات کس سے مزاج

ای شاه شایان یو من زبان پیش تو عیان کجور و زباج

بخت ہو بیان کر ہو زبان اکبار جیو کی تو آج یا

الفائدة الجلیة والعائدة الجلیة فی البحر الخامس من کتابی

نجم المبین فی جم الشیطان بعض نق الشفا الابر من اسیر سلوک

و ان شاء الله تعالی و من جملة ما ذکره بعضنا من الشیطان من جملة ما ذکره

من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره

من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره

من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره

من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره

من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره

من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره

من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره من جملة ما ذکره

[illegible]

[illegible]

کہ علم ہوگا یا نہ ہو کہ یہ شفاعت کبریٰ مقام سستی یا نبیاست ہے حق
 اونکے لیے ہی ہے رتبہ شفاعت مخصوص ہے۔ اونکے خواجہ کے لیے یہ ستر زمین
 مخصوص ہے۔ اور جو ان کو راہ حضرت آدم علیہ السلام کا طرف حضرت نوح علیہ السلام کے
 اور حوالہ حضرت نوح کا طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔ اور حوالہ الخاطوف
 کیوں اللہ اور الخاطوف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سائے ہے کہ ذوی الاسنان
 و آباء مقدم ہوں بنا۔ یہ بالا احترام۔ اور ان امور میں کہ جسکے لیے شرافت و عظمت
 ہے نزد خواص عوام۔ اور جب سب اولین و آخرین ماون پانچ انبیاء کرام سے
 مایوس ہو کر باوایں انگین۔ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت
 فیض رحمت میں آئیگی۔ تو آپ ساتھ نہایت شفقت و درگاہی اور غایت
 رحمت و مگساری کے آنا لھا ان الفاظ فرمائیگی۔ یعنی اس شفاعت کبریٰ کا
 بذن خاص میرے لیے ہی کیا ہے پروردگار۔ میرے سوا کسی کو مقربانہ
 اتھی ست اس رتبہ میں داخل نہیں فرمایا۔ یہ شفاعت غفلی عنہ اللہ اور
 میرے لیے ہے نہ اور۔ اور وہ حقاً یقیناً میری ہی وجاہت سے اس غضب کے
 سد و درگاہی و غفارہ انزل تا بہ تک یہ رتبہ میرے لیے ہی شہ
 ہے نزد کبار و صغار۔ پس جبکہ جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے لیے وہ رتبہ مستحق ہے نزد کردگار۔ تو شان و وقار با صبر و
 دل و جان اس شفاعت کے لیے مبادرت فرمائیگی پانچ انکار۔ اور شیخ
 مہربان دین مذکور ہے۔ اور یہ شیخ علامہ زرقالی کی مشیت جلدی
 مسطور ہے۔ کہ پانچ حضرات انبیاء موعودین کی خدمت میں انکار فرمایا

اور آخر میں کلمہ پڑھا اور رابع اور شفاعت کے لیے اور گویا مخصوص شخص نہ
 اور نہ انبیاء کے کہ اور کسی طرف نہ گیا اور انکسالت میں نہ لانا یہ اس لیے کہ وہ پورا
 محمد و جبریل و شمس و سائر کمال عظام میں داخل ہوا پھر ان کے ہر حضرت انبیاء کے
 میں ہر انبیاء علیہم السلام اور اولوالعزمہ انکی شان و ہر ایک انکی کثرت بلکہ
 منظر و نور و جلال و اقبال و سلام بیان ہے ہر ایک صاحب بیت بیت معجز و
 شریفیت انکی مولدیت و مدیت و مدیت ہے اور باوجود انکے حضرت آدم علیہ السلام
 میں ہر حضرت نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام
 میں شلالہ میں ہر اور ان ہے اور ہر حضرت نوح علیہ السلام قطب نور سید
 عظیم الشان ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ انبیاء بعد سید انس
 و جبرائیل ہے اور شریفیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام و شریفیت سیدنا
 حبیب اللہ میں خدایت انصال ہے اور ان دونوں حضرات میں کسی
 و سبب نبی سے ہرگز نہیں انصال ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 علیہ السلام کی استحقاق رسولیت ہے قلیل و قلیل ہے کہ ہر نبی و
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دنیا میں تشریف لائے گئے اور مثل علیہ
 السلام کے اسی شریفیت محمدیہ پر حکم فرمائے گئے اور اس میں جو نبی
 کسی نبی کی درجہ قبولیت انہی میں نہ ان ایک انکی ہی درجہ انکسالت
 و اعلیٰ حق تعالیٰ کے قبول فرمائی اور نہ حق تعالیٰ شرف و عظیم اور
 تفسیر تجلیہ میں نظر ہے اور اسے سوا دیگر کتب معتبرہ و تفسیر انہی ہے
 کہ حق تعالیٰ نے اپنے بند محمد و آلین و امتین کے دل میں یہ الہام کیا کہ

الکتابت اور دنیا سے ارفاق سے زاریت ہر گز اس پر عمل نہ کرے کہ اس
 سے نہ پھر عزت و قیامت میں جو کچھ بد نظرات و بغیات و ظلمتیں بہ دور
 برائے اولین و آخرین ہے اور پھر عظیم و باطن اسرار و اور پھر فہم
 پروردگار و حدیث خاتیمہ ہر باب سوال کہ کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ السلام
 اور جو در علم الباقین منصفین الباقین پر یہ کہ حق انبیین رکھتا ہے اور
 معانی حدیث انبیین کا ذخیرہ کا لعل الیقین متحقق ہو جائے ۔ شیخ

مشہدہ کے جو رہا غنا دیدہ تراویح و یوسف راقیہ

یعنی ہر ایک اولین و آخرین میں ان کا حصہ ہے یہ امر آشکار ہے کہ اس
 روز پھر عزت میں شفاعت کہہ کر ہی خاصہ جواب سید مختار ہے تو حق تعالیٰ
 یہ علم اور کونوں سے فیاض کیا ہے کہ ان کا اور سب کو تو زمین ہی پر اسے مقرر
 ہے لہذا کہ سنت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض شفاعت کہہ کر ہی ہم بجا
 لائیں ۔ تاکہ اس شورا میں حسب آئین سے فورا نکالت پائیں ۔ جب یہ سب
 آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض شفاعت کہہ کر ہی بجا لائیں ۔ تب حضرت
 آدم صلی اللہ علیہ وسلم خواہش ایزدی سے فورا مام ہو جائیں ۔ کہ وہ وراثت
 شرافت و عظیم اور فضیلت فخر و عاقبت سوال قبول کی تو کہاں کو نظر
 ہے ۔ اور ہم جو بہت اس شرافت و فضیلت کو بہت سبب اور بے غیب
 غائب کرنا ہوا ہے ۔ پس سب خواہش آئین شفاعت کہہ کر ہی کی مدد و اہمیت
 کا اقرار فرمایا ۔ بعد ازاں کہ سنت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ۔ کہ سب کو ایک
 اور نہ چاہا ۔ فیاض کے موافقین سے سنت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں ہا ہوا اور

ہر اکو دو مین و آذین ابہا بناب سید المرسلین کی خدمت میں پہنچیں
 اور بناب رسول کریم علیہ السلام و بتسلیم شفاعت کبریٰ انظار میں اور بہت
 توجہ اشخاص کے درون میں باقی رہے ہشتیہ و احتمال کہ اگر ان
 پانچ حضرات کی خدمت میں جس وقت ہر ایک سے حال ہو تو ممکن کہ اس سے بھی شفاعت
 کبریٰ ہو مین آتی ہے قیل و قال کہ پس رفع ہشتیہ مذکورہ کے یہ اکثر کہ
 پر نیان طاری ہوہ اور پانچوں انبیاء کے کرام کی زبان فیض حقون سے
 اقرار و اہمیت جاری ہوہ اور جب ان پانچ مشاہیر انبیاء کے عظامت
 عدم اہمیت اس شفاعت کا اقرار ہوہ تو سائر انبیاء کے کرام کی عدم اہمیت
 اس شفاعت میں بطریق اولیٰ آشکار ہوہ اور اس شفاعت کے یہ فرشتوں کی
 عدم اہمیت کا بھی وجہ حسن انظار ہوہ کیونکہ خاصان نبی آدم خاص فرشتوں
 مراتب میں افضل و اکرم ہیں نزد پروردگارہ اور عوام مومنان نبی آدم عوام
 ملائکہ مناصب میں مکمل و اعظم ہیں عنہا انصافہ اور جبکہ خاصان انبیاء
 اور ملائکہ معصومین ہوں اور ان کے شفاعت کبریٰ سے بولے عاجزین ہوں اور مومنان
 انفسی میں بولے مشغولین ہوں اور اس وقت رحمت میں سب کے لینے شفاعت و احوال
 بناب سید المرسلین ہوں اور ثوران غضب الہی پر مومنان کا وین حضرت امام حسین
 و رواہ فرمت و سرور و فوق کا کشادہ ہوہ ہم ایک شخص غم و اندوہ میں کہہ رہا
 ہے کہ ہمارے ہمارے اہل ابہا تمام سائر شفاعت ملحق ہوں ہمارے انصاف کرم و احباب
 اہل رحمت و شفقت کشف ہوں ہوں تو اس میں نہایت مدارج محمدیہ اور قبیحہ رحمت
 انبیاء ہوں ہوں ہمارے انصاف کرم و احباب اہل رحمت و شفقت کشف ہوں ہوں

انہوں نے قبول ہوئی اور انہوں نے فرمایا کہ یہ بیان حق و آقا خیر انسانی سے نہیں
 زیادہ ہے یعنی ہر اولین و آخرین کی یہ ہی سعادت و عرش پرین و کیا ہو سکتا
 خوش ترین و سب ادا کی جاسکتی ہے اسے بالیقین آپ کے فیوضات و
 برکات سے بگاڑ دیا ہے آپ کے صدقات و خیرات سے بگاڑ دیا ہے
 وہی بہت اصلاحیں باقی ہیں اور اسکی فیروزہ ہے وہی بیکتا مطلوب
 انہوں نے واپس باقی جو اسکی ہوا کیا ہے

اسے گشت از برای تو کوئی مکن چہ	از عرش تا عرش ز نور تو آفرید
فانیت چہ شے نہ تو انوار آفتاب	در نور آفتاب بود زہ ناچہر
فانیت کون پر تو نور ملکوتست	واندر ملکوت خویش نور تو ست

اور یہ امر جو ہے دین الناس و جہان النبیۃ و الامتیار ہے کہ انہوں نے
 سے کہ ہے انکار و خدا علی ارضی سے حق کا کہ ہے انہوں نے پس بیکہ نیاب
 رسول مقبول اللہ علیہ السلام ہیں بلکہ انہوں نے پس بیکہ کہ ہیں حق کے کہ ہیں
 اول و آخر کا دورہ بلکہ آدم اور نبی آدم کو اپنے فخرت عند اولی الالباب
 اور انکو فخرت اپنے اصل اصل سے ہوا حدیث پرور و گارہ اور حدیث
 و قوم انہوں نے تخیس سیدت و روز قیامت اسلیبے ہر کوئی کہ اس
 روز پر روز میں سیدت ہے طلحہ رسول اکرم کا نہایت و نہایت ہو گا ظہور
 کہ فرماؤ انہوں نے عوام بہ طوائف نامہ یہ اسکا بلوہ ہو گا ہے کہ
 اسکی کہ وہ طلحہ سیدت و انہوں نے ہر اسکی نہایت ہو گا کہ وہ روز خود
 سے کہ سیدت انہوں نے ہر ہر سے فضل و جلال انہوں نے اور ہر ہر

مخصوصین اور ساز خلق اللہ حبیب رب العباد کی آمد کے محتاج ہوں۔ ایک
 قرب کا نفسی نفسی ورد ہو بہ ایک معصوم نالہ و آہ سے پُر در دہو دفع ثوران
 ضیاء الہی سے لاعلاج ہوں۔ چہ جائیکہ اور سوقت کوئی مقرب کہے کہ میں سردار
 ہوں۔ پیشوائی کسی کی ربانی کے لئے عند اللہ سزاوار ہوں۔ لہذا فرماؤ
 ہ فرات کہ لا تَأْخُذْهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ۔ اسطور کہ تَمَنَّيَ الْمَلَائِكَةُ الْيَوْمَ۔ یعنی
 مائیکہ حضرت پروردگار کہ کون مالک ملک ہے آج روز شمار جو شمار
 کوئی سرداری کا کرتے تھے آشکار۔ ظاہر کرین وہ اپنی سرداری اور
 شمار۔ پس اسکا جواب کوئی ندیکہ زینبار۔ خود خدا ہی فرمایا کہ
 اَلْوَكِيلُ الْقَدْرُ۔ بخلاف سیادت و نبوت کہ باستانج ہے بلام یہ کہ
 بی مراتب دنیا میں دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سردار ہیں۔ خواہش نفوس جلی
 ہے کہ ہم ریاست و تقدیم کے سزاوار ہیں۔ بخلاف سیادت مطلقہ و زمام
 وائے جناب رسول مقبول و گیکہ کے لئے نہیں سزاوار۔ لہذا مخصوص ہو
 تخصیص سے صاحب الشفاعة الثامہ کہ اَنَا سَيِّدٌ وَكَدَادَمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 تخصیص سیادت کی ساتھ اولاد آدم کے لئے مذکور ہے کہ حسن تعبیر
 رب کی حفاظت رکھنا ضروری ہے۔ یعنی حضرت آدم رسول مقبول کے ظاہر
 والد و جہان آشکار ہیں۔ اگرچہ باطن میں وہ آپ کے فرزند روحانی بلا
 ہیں۔ اور حضرت آدم سے اولاد آدم میں بعض فرد فضل موجود ہے
 کہ سیدنا ابراہیم بالاتفاق اولے فضل ہوئے۔ پس جبکہ جناب علی مرتضیٰ
 آدم ہوئے۔ وارہ تو پس بطریق اولیٰ آدم صغیر اللہ کے سردار ہوئے۔ اولیٰ اللہ

اور یہ بھی پُر ظاہر کسی مردار کے فیوض انوار سے جدا ہل نور و نار کا ہوا انکسار
 لہذا ہمہ عوالم اور جماد و اودام میں بھی مردار بین بلا انکار کیونکہ اصل اپنے فروع
 و اعم مقدم ہے عند ذوی الافکار و الارباب ذات اپنی صفات پر مقدم ہے نہ وہ علمات
 کبار ہیں سیدنا آدم اور اوٹکی اولاد اسی ذات کے زیر سایہ ہوئے روز شمار اور یہ
 مضمون فیض مشحون اس حدیث میمون سے ہو یا لب کا شمس علی نصف النہار
 کہ ان اادل من تنشق عند الاخرین ولا تخفوا لواء الخلدیدی ولا خرا آدم و من دونہ
 لواء ولا خفوا انا اول من یقع باب الجنۃ ولا خفوا یعنی اوس و زقرتہ اول میرا ہی شمار
 بالغورہ اور لوار اکھ میری قبضہ اقتدار میں ہو گیا فقوہ اور آدم اور اوس کے سوا میر
 ہی لوار اکھ کے زیر سایہ ہوئے باسورہ اور سب اول میں ہی جنت میں داخل ہونگا باصغر
 مغرہ اول ان اولیات میں کچھ فرہینیں نہ ہمارے کہ اقل خلقت اللہ تعالیٰ من نور و نور ہوا انوار

اتجا کہ قدر تست فلک امدانیت	اتجا کہ قدر تست زمین را قراریت
فی انبیائے مرسل و نے جبرائیل را	در پرواہ کے علوت خاص را باریت
اتجا کہ کرد شرع تو انفاذ تیغ حکم	عقلی برہند را سپہ اختیار غیبت
تا تہمت جنون نہ بد کفر ہرزہ گوئے	انگشت مشکاف تو برنی سوار غیبت
گر چہ شمار خلق جہان از عطاءے تست	در عالم عطاءے تو رسم شمار غیبت
ہر چہ آمدت بدست ہادی تو پیش از آن	وین جو دامن کش از فقر غارت غیبت
تو مفتخر بفقر و ہمہ نسل آدمست	در سایہ لوار و بدانت افتخار غیبت
ابے انبیایا سایہ تو کردہ التجبا	آن کیت کیش بسایعہ تو کار غیبت
دریائے جنت تو ز پہاوری کی ہست	در کوشاوری ان سخن را گداز غیبت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صدیق را این شکر بر دم سیرت عالمین
تا الصلوات الدریۃ ہو اعتقاد و موافق
اعتقاد و قدرت خیر العوالم مستقیم
رتبه خیر العوالمین سبب افضل برین دین
جو ولید می نسلین آمدن آل مصطفی
صلیہ بین وہ اصول الدین اولاد و دم
وہ عدد مصطفیٰ بین آل کے بھی نشان
حضرت محبوب است او نکو ہے حسد و عنان
مکتبہ نسبت وہ کریں ہو عباد اللہ عیان
یا الہی بہر ذات شافع ہر دوسرا
مسکرونگو دے ہدایت تاکہ ہوں مقصد
جو خطا اوست ہوں ہے در زمانہ سابقہ
صلیہ ہادی المطالع ہو اجب عیان
یا الہی اس عقیدہ پر رہیں بس مستقیم
دیدار نیز دیدار می دے وہ ہو وین فرزند

جس اپنا طاعت بخشا بہر جمع غافلہ زمین
و اما محفوظ و در قلب عمارت یقین
قدرت محبوب یزدان کوہ یونین قلین
وہ عروج لامکان دیگر شفاعت یومین
ان مراتب سابقہ و اما وہ منکرین
وہ زنجی اس ناطق نفس قرآن مبین
گرچہ ظاہر میں ہو توحید گوہ قائلین
انکو سمجھیں موحّد کل گوہ کافین
در حقیقت عہد شیطان ہرین جب کافین
بہر نہ ہر اسم علی و بہر آل ظاہرین
اس سال پر جو ہے وہ اعتقاد و صلین
بخش سے بہر عم جو قائل رباب کین
جہان دل اس پیش رتب ہو کچھ عقین
عاشقان مصطفیٰ اسکے جو دائم ناظرین
وہ غم دارین کچھ گز نہ ہو وین ظاہرین

یہ خوری بس لعل مصطفیٰ جان نثار

ہے وہی سبحان ربی حافظ کون و کین

گوہر صلوات اپنے و فریق احمد پر دم
ہو تصدق ہم بفرق آل ظاہر طہین

